عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
لولاک
ملتان

نومبر ۲۰۰۰ء
شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ

شمارہ ۸ ◇ جلد ۳۷/۴

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی کامیابی

خطبات وارشادات
حضرت جالندھریؒ

تنسیخ جہاد، قادیانیوں کا بنیادی عقیدہ

عقیدہ توحید اور قادیانی

قادیانیوں کی تبلیغ مسلمانوں میں

غازی عبدالقیوم شہیدؒ

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا آنکھوں دیکھا حال لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

بانی۔ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

صاحبزادہ طارق محمود

حافظ احمد عثمان شاہ ایڈووکیٹ

رانا محمد طفیل جاوید

قاری محمد حفیظ اللہ

شمارہ نمبر 8 جلد نمبر 37/4

قیمت فی شمارہ ــــــ ۱۰

سالانہ ــــــ ۱۰۰

بیرون ملک

۱۰۰۰ روپے پاکستانی

بیاد

- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
- مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
- مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
- مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
- حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
- فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
- شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہؒ
- حضرت مولانا عبد الرحمن میانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی جمیل خان	مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر	چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام مصطفےٰ
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ، دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع تشکیل پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت، جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

کانفرنس چناب نگر کی کامیابی!	اداریہ	3
یتیموں کے والی ﷺ	مولانا محمد عبداللہ	6
خطاب حضرت جالندھریؒ	سید شمشاد حسین	10
عقیدہ توحید اور قادیانی	ادارہ	15
قادیانیوں کی تبلیغ مسلمانوں میں	پروفیسر منور احمد ملک	18
تنسیخ جہاد قادیانیوں کا جہادی عقیدہ	محمد طاہر رزاق	22
غازی عبدالقیوم شہیدؒ	منظور احمد شاہ آسی	27
رحمت کائنات ﷺ کا عظیم معجزہ	مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ	36
خدا کا خوف	مولانا احسان احمد	39
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	محمد حفیظ اللہ	42
کانفرنس چناب نگر کی قراردادیں	ادارہ	53
جماعتی سرگرمیاں!!!	ادارہ	57
تبصرہ کتب	ادارہ	62
دینی معلومات	مولانا محمد طیب فاروقی	64

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

سالانہ ختم نبوت کانفرنس

چناب نگر کی کامیابی

امسال 13-12 اکتوبر 2000ء بروز جمعرات جمعہ چناب نگر میں 19 ویں سالانہ دوروزہ ختم نبوت کانفرنس بڑے تزک واحتشام سے منعقد ہوئی۔ اس سال آغاز اکتوبر ہی سے مختلف مسالک کے دینی اجتماعات شروع ہیں۔ مدارس اسلامیہ میں بخاری شریف کے ختم کی تقریبات بھی زوروں پر ہیں۔ رائے ونڈ میں ہونے والے سالانہ اجتماع کی بھی آمد آمد ہے۔ ایسے حالات میں چناب نگر میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کی حاضری نے سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ مسلم کالونی میں واقع مرکز اور پنڈال تنگی داماں کی شکایت کرتا محسوس ہوتا تھا۔

کانفرنس کا آغاز 12 اکتوبر 10 بجے صبح حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی دعا سے ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے مفصل بیان میں بتایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت اور نبوت ڈھونگ رچائے جانے کے کیا مقاصد تھے۔ آپ نے احتساب قادیانیت اور اس فتنہ سے مسلمانوں کو بچانے کی سوسالہ تحریک کا جائزہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر حکومت نے فرنگی کی یادگار کا تحفظ اور دفاع کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے اندرون وبیرون ملک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات اور کارکردگی کی رپورٹ بھی پیش کی۔ انہوں نے

اس عزم کا اظہار کیا کہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے وسائل کے لحاظ سے کتنے ہی مضبوط ہو جائیں لیکن ایمان کے لحاظ سے ریت کے گھروندے ہی ثابت ہوں گے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے اعلان کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر سطح پر قادیانیت کا محاسبہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

سالانہ کانفرنس کے کل چھ اجلاس ہوئے۔ اس مرتبہ کانفرنس کی خاص بات جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی' جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد اور قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کی شمولیت اور خطابات تھے۔ تینوں مرکزی قائدین نے حضرت الامیر پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یقین دلایا کہ احتساب قادیانیت کی تحریک میں وہ شانہ بشانہ ان کا ساتھ دیں گے۔

حضرت مولانا شاہ احمد نورانی نے پہلی دفعہ چناب نگر کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ انہوں نے اپنی شمولیت پر مسرت کا اظہار فرمایا اور عقیدہ ختم نبوت پر علمی انداز میں فصیح وبلیغ خطاب فرمایا۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے پارلیمنٹ فورم پر حضرت مفتی محمودؒ' مولانا عبدالحقؒ' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' مولانا مصطفی الازہری کے ساتھ مل کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

12 اکتوبر 1999ء کو حکومتی تبدیلی کے بعد جب قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا تو مولانا شاہ احمد نورانی نے اس کا سختی سے نوٹس لیا اور لاہور میں مختلف سیاسی دینی جماعتوں کے قائدین کو جمع کر کے اسلامی دفعات کے تحفظ اور بالخصوص قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم کو تحفظ دینے کا بھرپور مطالبہ کیا تھا۔

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے اپنے خطاب میں مسلمانوں کے اتحاد پر زور دیا۔ قاضی حسین احمد صاحب نے کہا اس وقت دشمن کی بڑی کوشش یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان خلیج حائل کی جائے۔ اسلام دشمن قوتیں جہاد اور اتحاد سے خوف زدہ ہیں۔ انہوں نے اپیل کی کہ مسلمان اسلامی نظام کے نفاذ لئے متحد ہو جائیں۔

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن نے جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا اور اپنے خطاب میں فرمایا باطل قوتیں اور ہمارے دشمن ہمیں آپس میں لڑا کر اپنے مخصوص مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن نے ملکی حالات پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ حضرت مولانا فضل الرحمن

نے دلائل کی روشنی میں حکومتی معاشی پالیسیوں پر کڑی تنقید کی۔

کانفرنس میں مختلف مکاتب فکر کے سیاسی ودینی رہنماؤں نے اپنے اپنے خطاب میں زیادہ تر اتحاد امت پر زور دیا۔ ملک کے چاروں صوبوں سے لوگوں نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ جماعت کے مبلغین نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے شبانہ روز محنت کی۔

استقبالیہ کے ناظم نے مہمان مقررین' شرکائے کانفرنس' دور دراز علاقوں سے آئے مندوبین کا شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے ایک پیغام میں کہا کہ شرکائے کانفرنس کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر انتظامات ناکافی ثابت ہورہے ہیں تاہم آئندہ برس اس سے بھی بہتر انتظامات کئے جائیں۔

کانفرنس میں دوسرے روز مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کی طرف سے نیلام گھر کی طرز پر ختم نبوت انعام گھر پروگرام پیش کیا گیا۔ جسے شرکاء بالخصوص نوجوانوں نے بہت پسند کیا۔ کانفرنس کا اختتام بھی امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی دعا سے ہوا۔

ہم توقع رکھتے ہیں کہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے دور اس نتائج برآمد ہوں گے۔ انشاء اللہ!

بقیہ: عظیم معجزہ

عیسائیوں کے بھی تین مبلغ حاضر تھے مگر چاک وچوبند مجاہد صفت فرزندان محمد ﷺ کے سامنے ان کی کوئی پیش نہ گئی اور یہ مناظرہ ایسے نمایاں سطح پر مسلمانوں کے حق میں کامیاب ہوا کہ اسی مجلس میں جو کہ 80000 اسی ہزار کے اجتماع پر مشتمل تھی تین سو عیسائیوں نے اجتماعی طور پر اسلام قبول کر کے دامن مصطفی ﷺ میں پناہ لی اور پوری فضا اللہ اکبر کی صدا سے گونج اٹھی: "فالحمدللّٰہ علی ذالك."

یہ ہے نظارہ: "ورفعنالك ذكرك."

اے برادران انسانیت! رب کبریا کی قسم! اکیسویں صدی انشاء اللہ اسلام کے غلبہ کی ہوگی۔ لہذا ہر مخالف منکر کو دل کے دریچے وا کر کے سن لینا چاہئے کہ یہ غلبہ ہو کر رہے گا۔ انشاء اللہ!

تم کسی صورت میں بھی اس کو ناکام نہیں کر سکتے۔ اکناف واقطار میں:

"اشهد ان محمد رسول الله"

کی صدا گونج کر رہے گی۔ لہذا ہم اپنوں 'بیگانوں سب کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اس مینارہ نور کی طرف لپک کر اپنی خوش بختی نجات اور قسمت کا فیصلہ کر لو۔ ورنہ قیامت کے دن منکر تمنا کریں گے کہ کاش! ہم مسلمان ہوتے مگر پھر پچھتائے کیا ہو جب چڑیاں چگ گئی کھیت۔

یتیموں کے والی صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: مولانا محمد عبداللہ

مدینے کی گلیوں میں ہر طرف چہل پہل ہے۔ مسلمان 'بوڑھے' جوان اور ہوشیار بچے صاف ستھرے کپڑے پہنے' خوشبو لگائے عیدگاہ کی طرف جارہے تھے۔ مدینے کی گزرگاہیں اور راستے تکبیر و تہلیل کی صداؤں سے گونج رہے ہیں۔ ایک راستے سے خدا کے رسول ﷺ بھی عید کی نماز پڑھنے کے لئے عیدگاہ کی طرف ذرا تیز تیز جارہے تھے۔

چلتے چلتے ایک جگہ بے اختیار آپ ﷺ رک جاتے ہیں۔ مدینے کے کچھ بچے بڑی بے فکری سے اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور خوشی خوشی کھیل کود میں مصروف ہیں۔ کچھ ہی فاصلے پر ایک طرف ایک بچہ سب سے الگ افسردہ اور غمگین بیٹھا ہے۔ میلے کچیلے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے کھیلنے والے بچوں کو بڑی حسرت کیساتھ دیکھ رہا ہے۔ خدا کے رسول ﷺ اس مصیبت زدہ لڑکے کے پاس پہنچے۔ اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور فرمایا:

"بیٹے تم کیوں نہیں کھیلتے؟ تم نے کپڑے کیوں نہیں بدلے؟ بیٹے تم اتنے غمگین اور افسردہ کیوں ہو؟۔"

بچے نے سر اٹھا کر دیکھا اور جلد نگاہیں نیچی کرلیں ہمدردی اور پیار کا برتاؤ دیکھ کر بے اختیار بچے کے آنسو بہنے لگے۔ مگر اس نے ضبط کیا اور ٹالتے ہوئے جواب دیا۔ کوئی بات نہیں۔ بچے نے لمبی سانس لی اور پھر بولا میری قسمت میں خوشی اور کھیل کہاں؟ میں تو غم کھانے کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہوں اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

بچے کو روتا دیکھ کر رحمت دو عالم ﷺ کا دل بھر آیا۔ آپ ﷺ کی آنکھوں میں بھی آنسو تیرنے

لگے۔ لڑکے کو گلے سے چمٹالیا اور فرمایا بیٹے بتاؤ تو سہی تمہیں کیا دکھ پہنچا ہے تم پر کیا مصیبت آپڑی ہے۔ آخر تم اتنے افسردہ کیوں ہو؟۔

میں ایک یتیم بچہ ہوں۔ میرے باپ نہیں ہیں اور میری ماں......... یہ کہتے ہوئے بچے کی آواز حلق میں گھٹنے لگی اور وہ اپنا جملہ پورا نہ کر سکا۔

خدا کے رسول ﷺ نے بچے کو اپنے سے کچھ اور قریب کر لیا۔ پھر پیار سے بولے بیٹے! تمہارے ماں باپ کا انتقال کب ہوا؟ اور تم کہاں رہتے ہو۔

بچے نے بڑی معصومیت سے جواب میں کہا:

میرے باپ ایک جنگ میں خدا کے دشمنوں سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ میری ماں خدا کا شکر ہے زندہ ہیں۔ انہوں نے دوسری شادی کر لی ہے اور میرے باپ کا چھوڑا ہوا سامان لے کر اپنے نئے گھر میں چلی گئیں اور میں بھی خوشی خوشی اپنی ماں کے ساتھ گیا۔ مگر کچھ ہی دن وہاں رہا تھا کہ میرے دوسرے باپ مجھ سے خوش نہ رہ سکے اور مجھے گھر سے نکال دیا۔ اب نہ کوئی میرا گھر ہے اور نہ کوئی ولی اور سرپرست۔ اب مجھ پر ترس کھانے والا کوئی نہیں۔ میرا کوئی بھی تو نہیں ہے۔ لڑکے کی ہچکی بندھ گئی۔ میری امی بھی تو کچھ نہیں کر سکتیں۔ انہیں تو مجھ سے بڑا پیار تھا مگر وہ مجبور ہیں۔ ان کے بس میں کیا ہے وہ اب کچھ نہیں کر سکتیں۔

بچے کا حال سن کر اور اسے اس طرح زار و قطار روتے دیکھ کر رحمت دو عالم ﷺ کی آنکھیں بھی بے اختیار بہہ پڑیں۔ کچھ دیر آپ بھی کھڑے آنسو بہاتے رہے اور یتیم بچے کے سر پر ہاتھ پھیر پھیر کر اپنی حالت پر قابو پانے کی کوشش فرماتے رہے۔

پھر نہایت پیار و محبت کے ساتھ اس بچے سے کہا:

بیٹے کیا تم یہ پسند کرو گے کہ محمد ﷺ تمہارے باپ ہوں۔ عائشہؓ تمہاری ماں ہوں۔ فاطمہؓ تمہاری بہن ہوں اور حسنؓ و حسینؓ تمہارے بھائی ہوں۔

محمد ﷺ اور فاطمہؓ کا نام سن کر بچہ سنبھلا۔ اس نے حیرت اور عقیدت سے آپ ﷺ کے نورانی چہرے کو دیکھا اور پھر نہایت احترام سے نگاہیں نیچی کر لیں۔ کچھ دیر خاموش رہا پھر انتہائی عاجزی اور ادب سے بولا۔

یارسول اللہ ﷺ مجھے معاف فرمایئے میں آپ ﷺ کو پہچان نہ سکا اور پہلی بار میں نے بڑی لاپروائی سے آپ ﷺ کو جواب دیا۔

نہیں بیٹے کوئی بات نہیں۔ خدا کے رسول ﷺ نے بچے کو تسلی دی۔

یارسول اللہ ﷺ میرے باپ ہزار بار آپ ﷺ پر قربان ہوں خدا کے رسول ﷺ سے اچھے باپ اور حضرت عائشہؓ سے اچھی ماں کہاں ملیں گی۔ حضرت فاطمہؓ سے اچھی بہن اور حضرت حسنؓ اور حسینؓ سے اچھے بھائی کہاں میسر آئیں گے۔ مجھ سے زیادہ خوش نصیب اور کون ہوگا کہ مجھے خدا کے رسول ﷺ کا خاندان مل رہا ہے۔

یارسول اللہ ﷺ میں دل و جان سے آپ ﷺ کی خدمت کروں گا۔ کبھی آپ ﷺ کو ذرا دکھ نہ دوں گا۔ لڑکا کہتا رہا اور اس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو تیرتے رہے۔

یتیموں کے والی ﷺ نے لڑکے کا ہاتھ پکڑا اسے اپنے گھر لائے اور حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔ لو عائشہ خدا نے عید کے دن تمہیں ایک بیٹا دیا ہے۔ لو اپنے بیٹے کو نہلا دھلا کر کپڑے پہناؤ۔ اسے کچھ کھلاؤ اور حضرت عائشہؓ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

یہ لڑکا آخر وقت تک خدا کے رسول ﷺ کی خدمت میں رہا۔ آخر رسول اللہ ﷺ کی رخصت کا وقت آپہنچا اور آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔ اس لڑکے کا برا حال تھا۔ اس کی ہچکی بندھی ہوئی تھی۔ وہ غم سے نڈھال تھا اور کہتا تھا آج میں یتیم ہو گیا۔

صدیق اکبرؓ نے لڑکے کی کیفیت دیکھی تو ان پر بھی رقت طاری ہو گئی۔ پیار سے لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا آج سے تم ہمارے ساتھ رہو گے اور پھر یہ لڑکا ابوبکر صدیقؓ کی سرپرستی میں پہنچ گیا۔

یتیم کا غم خوار

غم کا مارا ایک بچہ رحمت دو عالم ﷺ کے دربار میں پہنچا اور فریاد کرنے لگا۔ اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ فلاں شخص نے زبردستی میرے کھجوروں کے باغ پر قبضہ کر لیا ہے اور مجھے کچھ نہیں دیتا۔

بچے کی فریاد سن کر نبی پاک ﷺ نے فوراً اس شخص کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ شخص حاضر ہوا۔ دونوں نے اپنا اپنا مقدمہ پیش کیا۔ خدا کے رسول ﷺ نے غور سے دونوں کے بیانات

سنے اور ہر طرح اطمینان کر لینے کے بعد اپنا فیصلہ سنایا۔

رسول پاک ﷺ کا فیصلہ یتیم بچے کے خلاف تھا۔ بچہ اپنے خلاف فیصلہ سن کر رونے لگا مگر زبان سے کچھ نہ کہہ سکا۔ یتیم بچے کو روتا دیکھ کر خدا کے رسول ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ بھی رونے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے کہا بھائی واقعی باغ کا فیصلہ تو تمہارے ہی حق میں ہوا ہے اور باغ تمہارا ہی ہے لیکن کیا اچھا ہو اگر تم اپنا وہ باغ اس یتیم بچے کو ہبہ کر دو۔ خدا تمہیں اس کے بدلے میں جنت میں سدا بہار باغ عطا فرمائے گا۔

اس وقت حضرت ابوالدحداح ؓ بھی تشریف رکھتے تھے۔ وہ فوراً اٹھے اور اس شخص کو خاموشی سے ایک طرف لے جا کر اس سے کہا اگر میں تمہیں اس باغ کے بدلے اپنا فلاں باغ دے دوں تو تم اپنا باغ میرے حوالے کر دو گے۔

کیوں نہیں۔ وہ شخص فوراً راضی ہو گیا۔ اس لئے کہ ابوالدحداح ؓ کا باغ اس کے باغ سے کہیں زیادہ اچھا اور قیمتی تھا۔ اب ابوالدحداح ؓ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچے اور بولے۔ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

خدا کے رسول ﷺ نے مسکرا کر فرمایا پوچھو ابوالدحداح! ابوالدحداح ؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ جو باغ اس یتیم بچے کو دلوانا چاہتے تھے اگر وہ باغ میں اسے دے دوں تو مجھے اس کے بدلے میں جنت میں باغ ملے گا۔

نبی پاک ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا اور مسکراتے ہوئے آپ ﷺ نے یقین میں ڈوبی ہوئی بلند آواز میں کہا ہاں ضرور ملے گا۔

ابوالدحداح ؓ خوشی سے جھوم اٹھے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے وہ باغ اپنے ایک باغ کے بدلے اس شخص سے لے لیا ہے اور اب میں وہ باغ اس یتیم بچے کو دے رہا ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ گواہ رہیں کہ میں نے صرف خدا کی رضا کے لئے ایسا کیا ہے۔

یتیم بچے کا چہرہ کھل اٹھا اور یتیم کے غم خوار خدا کے رسول ﷺ کے چہرے پر بھی خوشی کی چمک دوڑ گئی۔ ابوالدحداح جنت کے باغ کا سودا کر کے خوشی سے سرشار دربار رسالت ﷺ سے واپس ہوئے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملفوظات وارشادات

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

ترتیب: سید شمشاد حسین شاہ

25-------فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جب ہم لوگوں نے غزوہ بدر کے لئے کوچ کیا تو ہم نے دو اجنبی لوگوں کو دیکھا جو جاسوسی کی غرض سے ہمارے ساتھ آملے تھے۔ ان میں سے ایک شخص قریش سے تھا اور ایک غلام تھا۔ جب ہم نے ان کا پیچھا کیا تو قریشی تو چھپ گیا اور غلام کو ہم نے پکڑ لیا۔ ہم نے اس سے دشمن لشکر کی تعداد پوچھنی چاہی تو اس نے صرف اتنا کہا کہ وہ بہت زیادہ ہیں اور بہت طاقتور ہیں۔ ہم نے اس سے تعداد پوچھنا چاہی تو اس نے تعداد نہ بتلائی۔ اس پر اس کو مارا گیا مگر پھر بھی اس نے صرف اتنا ہی کہا کہ وہ بہت زیادہ ہیں اصل تعداد مجھے معلوم نہیں۔ یہاں تک کہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا جب آپ ﷺ نے اس سے وہی سوال کیا تو اس نے آپ کو بھی وہی جواب دیا۔ اس پر حضور ﷺ نے پوچھا کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ وہ لوگ ایک وقت کے لئے کتنے اونٹ کھانے کے واسطے ذبح کرتے ہیں۔ تو وہ کہنے لگا کہ "دس اونٹ" یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دشمن کی تعداد ایک ہزار ہے کیونکہ ایک اونٹ سو آدمیوں کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

26--------فرمایا کہ حضرت عباسؓ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ بڑے ہیں یا نبی ﷺ۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ مجھ سے بڑے ہیں۔ اور میں ان سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔

27--------فرمایا ایک بار ایک عورت حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین میرا خاوند بہت عابد اور صالح ہے۔ آپ نے فرمایا اچھی بات ہے۔ پھر اس نے عرض کیا کہ وہ ساری رات عبادت کرتے ہیں اور دن میں روزہ رکھتے ہیں۔ اس کے بعد وہ خاموش ہو گئی اور اس پر حیا کا غلبہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں مبارک ہو کہ تمہارا خاوند اتنا اچھا ہے وہ خاموشی سے واپس چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد حضرت کعبؓ جو امیر المومنین کے قریب بیٹھے تھے انہوں نے عرض کیا کہ یہ عورت جو ابھی واپس چلی گئی ہے اس نے کتنے بلیغ انداز میں اپنے خاوند کی شکایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا اس نے کیا شکایت کی ہے۔ حضرت کعبؓ نے عرض کیا کہ وہ یہ کہنا چاہتی تھی کہ میرے خاوند اتنے صالح اور عابد ہیں کہ ہر وقت نماز و روزوں میں مشغول رہتے ہیں اور اس کے حقوق پورے نہیں کرتے۔

حضرت عمرؓ نے اس عورت اور اس کے خاوند دونوں کو طلب فرمایا اور جب وہ دونوں آگئے تو آپ نے حضرت کعبؓ سے فرمایا کہ تم ان کا فیصلہ کرو۔ حضرت کعبؓ نے عرض کیا کہ میں آپ کی موجودگی میں فیصلہ کیسے کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی فطانت کی وجہ سے وہ بات سمجھ گئے جو میں نہیں سمجھ سکا اب فیصلہ بھی تمہیں کرو۔

حضرت کعبؓ نے فیصلہ کیا کہ یہ شخص تین دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے اور بیوی کے ساتھ رہے۔ اس طرح تین راتیں بے شک مسجد میں رہے نوافل پڑھے مگر چوتھی رات بیوی کے ساتھ گزارے اور اس کا حق ادا کرے۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے کس بنا پر یہ فیصلہ کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ قرآن مجید میں آتا ہے:

"فانكحوا ماطاب لكم من النساء مثنیٰ وثلاث ورباع."

یعنی اگر ایک شخص کی چار بیویاں ہوں تو ہر بیوی کا نمبر چوتھے روز آئے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر عورت تین روز تو خاوند کے بغیر گزار سکتی ہے مگر چوتھے روز اس کا حق بنتا ہے کہ خاوند اس کے پاس موجود ہو۔

یہ جواب سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا واللہ یہ فیصلہ میرے لئے پہلے نکتہ سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ اس واقعہ کے بعد ہی آپ نے حضرت کعبؓ کو بصرہ کا قاضی بنایا اور انہیں بصرہ روانہ فرمایا۔

28------- فرمایا شاہ فارس کا مشہور سپاہ سالار ہرمزان تستر کے علاقہ کا انچارج تھا۔ جب حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی قیادت میں مسلمان وہاں پہنچے تو وہ قلعہ بند ہو کر بیٹھ گیا۔ مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ جب محاصرے نے طول پکڑا تو وہ لوگ اس شرط پر قلعہ سے باہر آگئے کہ ہمارا فیصلہ امیر المومنین حضرت عمرؓ کریں گے۔ ان کے سوا ہمیں کسی کا فیصلہ منظور نہیں۔

چنانچہ ہرمزان اور اس کے ساتھ بارہ بڑے سرداروں کو مدینہ منورہ روانہ کر دیا گیا۔ ان لوگوں

نے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سنہری ٹکے باندھے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ جب یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچے تو لوگ انہیں دیکھ کر تعجب کرنے لگے۔ انہیں سیدھا حضرت عمرؓ کے مکان پر لے جایا گیا مگر امیر المومنین اس وقت گھر پر موجود نہ تھے۔ تلاش کرنے پر پتہ چلا کہ آپ مسجد میں سو رہے ہیں۔

چنانچہ مسجد میں ہی ان لوگوں کو لایا گیا۔ ہرمزان نے حضرت عمرؓ کو سوتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ یہ تمہارے بادشاہ ہیں اور ان کا کوئی دربان یا پہرہ دار بھی نہیں۔ مسلمانوں نے اس کو بتلایا کہ ہمارے امیر المومنین کو کسی پہرے دار کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے نگہبان اللہ پاک ہیں۔

چنانچہ ہرمزان حیران ہوا اور کہنے لگا کہ مبارک بادشاہ ہیں۔ اتنے میں حضرت عمرؓ بیدار ہو گئے اور اپنے اللہ کی حمد و ثنا بیان کر کے ان کو دعوت و تبلیغ کی مگر وہ ایمان نہ لائے اس پر حضرت عمرؓ نے ان کے قتل کا حکم دے دیا اور ہرمزان جو سب کا سردار تھا اسے خود قتل کرنے کے لئے تلوار منگوائی۔ جب حضرت عمرؓ نے تلوار سونتی تو ہرمزان نے کہا کہ امیر المومنین مجھے پیاس لگی ہے میری خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے پانی پی لوں۔

چنانچہ آپ نے فرمایا ہاں تم پانی پی سکتے ہو۔ جب پانی کا پیالہ اس کو دیا گیا تو اس نے کہا کہ تلوار میرے سامنے ہے اس حال میں کیسے پانی پی سکتا ہوں اور مجھے کیا پتہ کہ پانی پیتے پیتے ہی مجھے قتل کر دیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے تلوار کو نیام میں دے لیا اور فرمایا تم اطمینان سے پانی پی سکتے ہو اور جب تک تم یہ پانی نہ پی لو گے تمہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔

ہرمزان نے یہ سنتے ہی پانی کو زمین پر گرا دیا۔ امیر المومنین نے فرمایا یہ تم نے کیا کیا۔ اس نے کہا اب آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ آپ مجھے یہ پانی پینے تک کا امان دے چکے ہیں اور یہ پانی تو اب مٹی میں جذب ہو چکا نہ یہ پانی پینا ممکن ہے اور نہ ہی قتل واقع ہو گا۔ امیر المومنین نے فرمایا میری یہ تو مراد نہ تھی۔

اس پر وہاں موجود حضرت زبیرؓ، حضرت انسؓ اور حضرت ابو سعیدؓ نے تصدیق کی کہ واقعی آپ اس کو پانی پینے تک کا امان دے چکے ہیں اور اب وہ پانی جو پھینکا جا چکا ہے اس کا پینا نا ممکن ہے چنانچہ آپ اس کو قتل نہیں کر سکتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس کو خدا سمجھے اس نے اس طرح امن حاصل کر لیا کہ میں مطلع نہ ہو سکا۔

ہرمزان پر اس واقعہ کا بہت اثر ہوا۔ وہ کہنے لگا کہ عام طور پر بادشاہ کے ہمراہی بادشاہ کی ہی تصدیق کرتے ہیں اور اس کی مرضی کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالتے مگر یہاں کا حال ہی نرالا ہے۔ امیر المومنین کے ساتھیوں نے مجھ اجنبی کی حمایت کی اور انصاف پر قائم رہے۔ چنانچہ میں اسلام قبول کرتا ہوں اور دل سے اس دین کے سچے ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔

چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ نے اس کو کلمہ پڑھایا اور حلقہ بگوش اسلام کیا بلکہ اسے اپنی مصاحبت میں رکھا اور ایک موقع پر اس سے فرمایا کہ ان مغازی کے بارے میں تم سے مشورہ لینا چاہتا ہوں۔ تم اپنا مشورہ دو تو وہ کہنے لگا کہ :

مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار جتنی قوتیں ہیں ان کی مثال ایک اڑنے والے پرندے کی سی ہے جس کا ایک سر ہے دو پر ہیں اور دو ٹانگیں ہیں۔ تو اگر اس پرندے کا ایک پر توڑ دیا جائے یا ٹانگ توڑ دی جائے پھر بھی وہ تھوڑا بہت اڑ کر گزارہ کر سکتا ہے لیکن اگر سر ہی ختم ہو جائے تو پھر جانور کا بچنا مشکل ہے۔

اس وقت دشمنان اسلام میں تین بڑی قوتیں ہیں جن میں سر تو کسریٰ ہے ایک بازو قیصر ہے جبکہ دوسرا بازو فارس ہے۔ لہذا آپ کسریٰ پر چڑھائی کریں تاکہ ان کا سر ہی کچل دیا جائے۔

29-------- فرمایا کہ بادشاہوں کے درباریوں اور وزراء کے طور طریق بادشاہ کے مزاج کے مطابق ہوتے ہیں۔ ادب آداب کو خوب سمجھتے ہیں۔ بات کرنے کا سلیقہ آتا ہے۔ بری خبر کو بھی اچھے انداز میں پیش کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ سنایا۔

فرمایا کہ ایک بادشاہ کو کبوتر اڑانے کا شوق تھا۔ جہاں کہیں کبوتروں کی پرواز کا مقابلہ ہوتا بادشاہ کے کبوتر بھی حصہ لیتے۔ چنانچہ ایک بار کسی مقابلہ میں بادشاہ نے اپنا کبوتر ایک وزیر کے ہمراہ بھیجا اور وزیر کو تاکید کی کہ جونہی مقابلہ ختم ہو مجھے جلدی سے کسی پیغام پہنچانے والے کے ذریعہ نتیجہ کی خبر دینا۔

چنانچہ مقابلہ ہوا اور بادشاہ کا کبوتر دوسرے نمبر پر آیا۔ اب اس خبر کو وزیر نے ان الفاظ میں ادا کیا کہ بادشاہ سلامت کا کبوتر بہت خوب اڑا۔ شاندار مقابلہ کیا اور جب واپس آیا تو اس شان سے آیا کہ ایک دربان اس کے آگے آگے تھا یعنی پہلے نمبر پر آنے والے کبوتر کو دربان کا نام دے کر بات کو سنوار دیا اور کتنے اچھے انداز سے بتلا بھی دیا کہ ہمارا کبوتر دوسرے نمبر پر رہا۔

30-------- ایک بار شرعی قوانین کے بارے میں فرمایا کہ اسلام دین رحمت اور اس کے قوانین

بھی دنیا کے لئے رحمت ہیں۔ کاش ان پر عمل کیا جاتا جس دور میں ان قوانین پر عمل کیا جاتا تھا ہر طرف امن اور سکون کی فضا موجود تھی۔ اب بھی سعودی عرب ایسا ملک ہے جس میں ان قوانین پر عمل ہو رہا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ امن اور سکون کے اعتبار سے وہ ملک دنیا میں ایک مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب چور کو معلوم ہو گا کہ پکڑے جانے پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا تو وہ چوری کرتے وقت ہزار بار سوچے گا۔ جس علاقہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے سال ہا سال تک اس علاقہ میں چوری نہیں ہوتی۔

مگر ہمارے ہاں جو لنگڑا لولا قانون بنا ہوا ہے اس پر بھی پورا عمل نہیں کیا جا رہا اسی لئے ہر طرف بدامنی اور بے سکونی کا ماحول ہے۔ اس سلسلہ میں ایک مثال دی۔ فرمایا کہ ایک برہمن دھوتی باندھ کر نہا رہا تھا۔ اس کے قریب سے ایک مسلمان گزرا تو اس نے ازراہ مذاق برہمن کی توند پر انگلی لگا دی۔ برہمن بروختہ ہوا اور شور مچایا کہ مسلے نے مجھے بھٹ کر دیا۔ چنانچہ اس مسلمان کے خلاف برہمن نے کسی عدالت میں کیس کر دیا۔ جج نے جب کیس پڑھا تو خیال کیا کہ یہ کوئی اتنی سنگین بات تو نہیں۔

چنانچہ جج نے ان دونوں کو بلایا اور برہمن کے سامنے مسلمان پر آٹھ آنے جرمانہ کر دیا۔ مسلمان نے ایک روپیہ نکال کر جج کی میز پر رکھ دیا اور برہمن کی توند میں ایک انگلی اور لگا دی۔ جج نے ٹوکا اور پوچھا کہ یہ تم نے کیوں کیا۔ تو مسلمان کہنے لگا کہ ایک روپے میں سے آٹھ آنے جرمانہ لینے کے بعد آپ کو آٹھ آنے واپس کرنے تھے یہ انگلی اس لئے لگا دی ہے تا کہ آپ کو آٹھ آنے واپس نہ کرنے پڑیں۔ آٹھ آنے پہلی انگلی کے رکھ لیں اور آٹھ آنے دوسری انگلی کے رکھ لیں۔

تو جب قوانین میں نرمی برتی جائے گی تو پھر یوں ہی لوگ دلیر ہوتے چلے جائیں گے۔ ہمارے ہاں چونکہ کسی جرم پر بھی سزا کا صحیح نظام موجود نہیں اس لئے ہر طرف افراتفری اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔

مرزائیو!

میرے سوال کا جواب دو کہ 52 سال تک جھوٹ بکنے والا مسیح موعود کیسے بن گیا

(شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ)

عقیدہ توحید اور قادیانی

ادارہ

ہمارے دین کی بنیاد یقین پر ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے: "الیقین الایمان کلہ" یقین ہی ایمان کی روح ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان ویقین کا نام عقیدہ توحید ہے۔ اس عقیدہ کو سارے اسلامی عقائد میں بنیادی' اساسی اور غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام جہانوں کی مخلوقات اور انسانوں کا حقیقی خالق ومالک ہے۔ ہم دن میں پانچ مرتبہ اللہ تعالیٰ کی صفات خاص کا اعلان اور تجدید کرتے ہیں۔ کیونکہ وہی ہمارا ازلی وابدی مالک ہے۔ جب انسان دل کی گہرائیوں سے اللہ کے وجود کا اقرار اور زبان سے اعلان کرے تو پھر اس کی الوہیت کا تقاضا ہے کہ اسی کی محبت تمام قسم کی محبتوں پر غالب رہے:

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی شریک نہیں۔ اس طرح اس کی صفات میں کسی کو شریک کرنا بھی کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کردیں گے لیکن شرک جیسا گناہ ناقابل معافی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں اور بے شمار دعویٰ جات کئے اور مغلظات تحریر کیں وہاں اللہ تعالیٰ کی لازوال' بے مثال اور مالک کل جہان: "یبقی وجھک ربک ذوالجلال والاکرام۰" جیسی ذات کو بھی نہیں بخشا۔

ذات باری تعالیٰ کے متعلق قادیانی عقائد ملاحظہ ہوں:

✧...... "قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود

اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کی تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔“

(توضیح مرام ص ۵' خزائن ص ۹۰ ج ۳)

❁......”کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا؟۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے؟۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۴' خزائن ص ۳۱۲ ج ۲۱)

❁......”وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے۔ اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔“

(تجلیات الٰہیہ ص ۴ خزائن ص ۳۹۶ ج ۲۰)

❁......”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“

(دافع البلاص ۱۱' خزائن نمبر ۱۸ ص ۲۳۱)

❁......”میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“

(کتاب البریہ ص ۸۵' خزائن ص ۱۰۳ ج ۱۳)

❁......”اور بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آگیا ہے اور ”دانی ایل نبی“ نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں ”خدا کی مانند“

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۵' خزائن ص ۴۱۳ ج ۱۷)

❁......”ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔“

(حقیقت الوحی ص ۹۵' خزائن ص ۹۸'۹۹ ج ۲۲)

❁......”ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیش گوئیاں لکھیں۔ جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا۔ جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ

دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا۔ اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے اور عجب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔"

(حقیقت الوحی ص ۲۵۵ خزائن ص ۲۶۷ ج ۲۲)

مندرجہ بالا عبارات پڑھنے کے بعد کوئی مسلمان اس بات کا تصور کر سکتا ہے کہ ایسا شخص یا اس کے ماننے والے مسلمان تو کیا شریف انسان کہلانے کے بھی مستحق ہیں؟ کیا اسی کا نام احمدیت ہے؟ کیا یہ اسلام کی خدمت ہے؟ کیا اس قسم کے عقائد سے امت مسلمہ کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ فیصلہ آپ نے کرنا ہے!!!

قادیانیوں سے خود بچیں، مسلمانوں کو بچائیں، اپنے علاقوں اور محلوں پر نظر رکھیں۔ کسی مسلمان کو اس انداز سے گمراہ کرنے کی تو کوشش نہیں کی جا رہی؟۔ احمدیت کے روپ میں اسلام دشمنی سے ہوشیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے دین و ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

قارئین! قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ دینی غیرت کا اولین تقاضا ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمان کا خون حلال نہیں۔ مگر تین باتوں میں سے ایک بات کی وجہ سے:

نمبر 1: محصن یعنی شادی شدہ اگر زنا کرے تو رجم (سنگسار) کیا جائے۔

نمبر 2: قصاص۔

نمبر 3: جو شخص دین اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے۔

ان تین امور میں سے ہر وجہ سے قتل کرنا تمام مسلمانوں میں متفق علیہ ہے۔

قادیانیوں کی تبلیغ مسلمانوں میں

تحریر: پروفیسر منور احمد ملک

قادیانی جماعت نے اپنے آغاز سے تبلیغ پر بہت زور دیا ہے۔ تبلیغ کے حوالے سے ہر قادیانی پر ایک جنون طاری ہے۔ آج کا ہر قادیانی ہر وقت تبلیغ کے لئے تیار رہتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ شکار کی تلاش میں رہتا ہے۔ مرزا طاہر قادیانی نے اپنی امارت کے فوراً بعد تبلیغ پر اتنا زور دیا کہ ہر قادیانی جب کسی دوسرے قادیانی سے ملتا تو تعارف کے بعد تبلیغ کے بارے میں ضرور پوچھتا۔ گو اب زور کم ہو گیا ہے۔

جس پریشر سے قادیانی جماعت قادیانی افراد کو تبلیغ کے لئے مجبور کر رہی تھی اس (تبلیغ) کے لئے باقاعدہ مربی جماعتوں میں گردش کر رہے تھے۔ اب کیونکہ قادیانی جماعت نے اعداد و شماری تبلیغ شروع کر دی ہے اب قادیانیوں پر لوڈ کم ہو گیا ہے۔ اب تبلیغ کریں یا نہ کریں تھوک کے حساب سے بیعتوں کا اعلان ہو جائے گا۔

اس وقت جس بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے وہ یہ کہ پاکستان میں جتنی بھی تبلیغ ہوئی ہے وہ سب مسلمانوں میں ہوئی ہے۔ کسی بھی جماعت میں چلے جائیں قادیانی افراد سے پوچھیں کہ آپ کون سے مذہب سے آئے ہیں تو وہ سب یہی کہیں گے کہ پہلے مسلمان ہی تھے اور قادیانی جماعت کو مسلمانوں کا ایک فرقہ ہی سمجھ کر آئے۔ پاکستان میں موجود قادیانیوں کی 95% اکثریت مسلمانوں ہی سے آئی ہے۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ:

”قادیانی کا نشانہ مسلمان ہوتے ہیں۔ مسلمان قادیانیوں کو مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ سمجھ کر اتنا بڑا قدم اٹھا لیتے ہیں۔ اس کا

ثبوت یہ بھی ہے کہ جب سے مسلمانوں میں قادیانیوں کے بارے میں بیداری پیدا ہوئی ہے مسلمانوں کے قادیانی ہونے کے امکانات بہت کم ہوگئے ہیں۔ قادیانیوں کو دیگر مذاہب قبول نہیں کرتے۔"

قادیانی اسلام کے نام پر غیر مسلموں کو قادیانی بناتے ہیں۔ کیونکہ ایک عیسائی کو پہلے حضور ﷺ پر ایمان لانے پر مجبور کریں گے۔ ساتھ ہی اس کو ایک قدم آگے "سلپ" کرواکر قادیانی بنائیں گے۔ اس طرح ہندو یا سکھ کو بھی اسی راستے سے قادیانی بنائیں گے۔ اس وقت موجود قادیانیوں میں بہت ہی کم دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ کسی کا بڑا پہلے سکھ تھا اور بعد میں قادیانی ہوگیا یا عیسائی تھا اور قادیانی ہوا۔

البتہ پاکستان کے علاقہ کنری میں ہندوؤں کی کچی آبادیوں میں قادیانیوں نے ہاتھ پھیر کر ان کو رام کر کے کچھ لوگوں کو قادیانی بنایا ہے۔ وہاں پر تبلیغ کے لئے سپیشل ایک نئے چندے "وقف جدید" کی بنیاد بھی رکھی گئی تھی۔ بیرون پاکستان بھی تبلیغ تقریباً اسی انداز سے ہے۔

انگلینڈ میں جہاں قادیانیوں کا اس وقت ہیڈ کوارٹر ہے لندن کی مختلف جماعتوں میں دو فیصد بھی گورے نہیں ہوں گے جو پہلے عیسائی یا غیر مسلم ہوں اور بعد میں ڈائریکٹ قادیانی ہوگئے ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جہاں قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے جہاں 1924ء سے قادیانی مشن کام کر رہا ہے وہاں لندن میں مقامی گورے لوگوں نے ان کے پیغام کو قبول نہیں کیا۔ وہاں پر موجود قادیانیوں کی اکثریت پاکستان' ہندوستان اور افریقی ممالک سے تعلق رکھتی ہے۔ البتہ کچھ گورے جماعت کو دستیاب ہوگئے ہیں اور وہ بوسنیا کے مسلمان ہیں۔

بوسنیا میں چند سال قبل جب ابتلا آیا اور وہاں کے مسلمانوں کو پناہ کے لئے بوسنیا سے نکلنا پڑا تو قادیانیوں نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ان پر "مطلبی دست شفقت" رکھا۔ کچھ مسلمانوں کو کیمپ یا کچھ سہولیات دے کر اکٹھا کیا۔ ان کے نام لکھے۔ انہیں بتایا کہ ہم بھی مسلمان ہیں اور فلاں فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے شکریہ ادا کیا۔ قادیانیوں نے ان کے کوائف بیعت فارم میں پر کروا کر

اعلان کر دیا کہ اس دفعہ چار ہزار یورپین لوگوں نے بیعت کر لی ہے۔ اس میں بھی خاص بات یہ ہے کہ یہ لوگ بھی پہلے مسلمان ہی تھے۔

جماعت کی سب سے زیادہ تبلیغ افریقی ممالک میں ہے۔ گھانا' سرالیون' تنزانیہ' زمباوے' نائجیریا' یوگنڈا' ایوری کوسٹ اور بہت سے کچھ چھوٹے چھوٹے ممالک جو کچھ افریقہ اور کچھ دوسرے براعظموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان سب میں مسلمانوں میں تبلیغ ہو رہی ہے جو پہلے ہی سے مسلمان ہیں ان کو شکار کیا جاتا ہے۔

ناروے' سویڈن' ڈنمارک جیسے یورپین ممالک میں بھی پہلے سے موجود مسلمانوں کو قابو کیا جاتا ہے۔ جہاں افریقی اور دیگر مسلمان ملکوں کے لوگ موجود ہیں اور کچھ کامیابی انڈونیشیا میں سکنڈے نیوین ممالک' افریقی ممالک اور فجی وغیرہ میں ملی ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ انگلینڈ' فرانس' جرمنی' چین اور روس وغیرہ ممالک جہاں عیسائی یہودی اور دہریے آباد ہیں وہاں ان کو کامیابی نہ ہونے کے برابر ملی ہے۔ روس اور چین میں جب بھی کامیابی ملی ہے مسلمانوں کو ہی شکار کرنے سے ملی ہے۔

حیرانگی کی بات یہ ہے کہ مشرق وسطی کے مسلمانوں خصوصاً سعودی عرب میں ان کو بالکل کامیابی نہیں ملی۔ حالانکہ پوری دنیا میں سب سے زیادہ کامیابی سعودی عرب میں ملنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ بقول قادیانیوں کے مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں اس دور کے محمد رسول اللہ ہیں (نعوذباللہ) اور محمد رسول اللہ کے فرمان کے مطابق دنیا میں امام مہدی' مسیح موعود' امتی نبی اور بروزی نبی بن کر آئے ہیں تو اسلام کے مرکز سعودی عرب میں سب سے زیادہ پذیرائی ملنی چاہیے تھی۔ الٹ نتیجہ سچائی کے حوالے سے بھی منفی رپورٹ دے رہا ہے۔ گویا اسلام کے مرکز کے قریب جتنا جائیں قادیانیوں کو کامیابی نہیں ملتی اور جتنا دور جائیں اتنی کامیابی ملتی ہے۔

یہ تو ایک زبردست رزلٹ سامنے آگیا ہے کہ اسلام کے مرکز کے قریب قادیانی زیرو اور اسلام کے مرکز سے دور ہیرو۔ کیا یہ ایک قادیانی کو کسی صورت منظور ہے؟

کاش! وہ عقیدت کی چادر پھاڑ کر عقل سوچ اور اسلام کی روح کو مدنظر رکھ کر سوچے۔ مگر

نہیں سوچ سکے گا۔ میں قادیانیوں کی ذہنی حالت کو سمجھتا ہوں۔ یہاں اس پروپیگنڈے کا جواب بھی دیتا چلوں جو قادیانیوں کی طرف سے اکثر ہوتا ہے کہ اب قادیانی جماعت ایک سو بیس ملکوں تک پھیل چکی ہے اور اب ایک سو تیس ملکوں میں۔

ہوتا یوں ہے کہ کسی ملک میں ایک قادیانی کسی دوسرے ملک سے تلاش معاش کے سلسلہ میں داخل ہوا۔ اگر تو اس کا خاندان اور بیوی بچے اس کے ساتھ ہیں تو قادیانی جماعت کی طرف سے فوراً اعلان ہو جائے گا کہ فلاں ملک میں جماعت ہو گئی۔ کیونکہ بیوی کو ملا کر چار پانچ افراد کی موجودگی ایک جماعت کو ظاہر کرے گی۔ لہٰذا اس ملک میں قادیانیت پہنچ گئی............ہا...............ہا...............ہاہاہا

اب ایک پانچ کروڑ والے ملک میں پانچ افراد کے داخلے سے قادیانیت کو وہاں قائم سمجھنا ایک مضحکہ خیز بات ہے۔ باقاعدہ اس ملک کا جھنڈا اپنے سالانہ جلسہ پر لہرا کر پہلے سے موجود جھنڈوں میں ایک اور جھنڈے کا اضافہ کر لیا جائے گا۔

اس طرح بہت سے ممالک میں جہاں کوئی مقامی آدمی قادیانی نہیں ہے پانچ سات افراد دوسرے ملکوں سے اپنے طور پر وہاں آئے اور قادیانی جماعت نے اپنے لئے جھنڈے گاڑ دیئے۔ پھر یوں بھی ہوا کہ کسی ملک میں قادیانی جماعت داخل ہونا چاہتی ہے تو چار پانچ افراد کے گروپ کو اس ملک میں داخل ہونے کا ٹارگٹ دیا۔ وہ کسی نہ کسی طرح داخل ہو گئے۔ بس جماعت کے جھنڈوں میں ایک اور جھنڈے کا اضافہ ہو گیا۔

اس کھیل سے قادیانیوں کو سکون ملتا ہے۔ ان کا مورال بلند ہوتا ہے۔ ورنہ پاکستان کے قادیانی اپنے علاقوں میں قادیانیوں کو جماعت چھوڑتے دیکھ کر خاصے مایوس ہو جاتے ہیں۔

بشکریہ روزنامہ اوصاف 6 اکتوبر 2000ء

عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس کا انکار کفر ہے اور اس کی تاویل کرنا زیغ وضلال اور کفر والحاد ہے۔

شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

تنسیخ جہاد

قادیانیوں کا بنیادی عقیدہ

تحریر: محمد طاہر رزاق

روزنامہ پاکستان میں گزشتہ دنوں ایک صاحب ابوالانور شیخ کا ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان تھا" تنسیخ جہاد قادیانیوں کا بنیادی عقیدہ نہیں" جس میں مصنف نے اپنی دانست میں اپنے دلائل بھی پیش کئے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی طرح دجل و تلبیس پر مبنی ہیں۔ انگریز نے مسلمانوں سے جذبہ جہاد اور شوق شہادت چھیننے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنایا تھا اور اسے کہا تھا کہ تو بطور نبی یہ اعلان کر کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی ہے کہ اب جہاد کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ اب جو جہاد کرے گا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا باغی ہوگا۔ انگریز حکومت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کی اطاعت کرنا ہم پر فرض ہے۔ انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کو جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے نبی کیوں بنایا؟ اس کے اسباب کیا تھے؟ اس کے محرکات کیا تھے؟ ہندوستان کی تاریخ پر ہم ایک نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ:

"انگریز ہندوستان پر مکمل قابض ہو چکا تھا۔ اس نے مسلمانوں کی فوجی اور سیاسی قوت کو جلا کر راکھ بنا دیا تھا لیکن اس کے دماغ میں ابھی تک خوف کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ اس کا دل جہادی للکار کے زلزلوں سے کانپ رہا تھا۔ اسے راکھ سے چنگاریاں' چنگاریوں سے آگ اور آگ سے اٹھتے ہوئے منہ زور شعلے اپنی جانب لپکتے نظر آ رہے تھے۔

وہ مسلمان کے جذبہ جہاد سے خائف تھا۔ وہ ابھی تک صلاح الدین ایوبی ؒ کی یلغار کو نہیں بھولا تھا۔ اسے ابھی تک نورالدین زنگی ؒ کی تلوار کی کاٹ یاد تھی۔ وہ ابھی تک طارق بن زیادؒ کے کشتیاں جلانے کے منظر سے خوفزدہ تھا۔ اس کے کانوں میں ابھی تک محمد بن قاسمؒ کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ وہ ابھی تک سلطان محمود غزنوی ؒ کی تکبیروں سے کپکپا رہا تھا۔ وہ ابھی تک سلطان شہاب الدین

غوریؒ کی جرات وشجاعت سے خائف تھا اور وہ ابھی تک احمد شاہ ابدالیؒ کی جنگی حکمتوں کے سامنے سرنگوں تھا۔ اس نے اسلامی تاریخ سے یہ اخذ کر لیا تھا کہ مسلمانوں کی عزت جہاد سے ہے اور مسلمانوں کی ذلت عدم جہاد سے ہے۔

تنسیخ جہاد کے بارے میں اگر میں قادیانی کتب سے حوالے دینا شروع کروں تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو جائے۔ میں یہاں صرف بانی فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب سے چند حوالے پیش کرتا ہوں:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے لئے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۹ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

❁............"آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا۔ خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے۔ وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ مترجم ص ۲۸، ۲۹ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

❁............"گورنمنٹ انگلشیہ خدائی نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت

ہے۔ یہ سلطنت مسلمانوں کے لئے برکت کا حکم رکھتی ہے۔ خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے باران رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے۔“

(شہادت القرآن ضمیمہ ص ۱۲' ۱۱ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

❁.......... ”بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض ہے اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک بدکار اور حرامی آدمی کا کام ہے۔“

(مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب شہادت القرآن کا ضمیمہ بعنوان: ”گورنمنٹ کی توجہ کے لائق“ ص ۳۰' منقول از اخبار الفضل قادیان ج ۲۷ ص ۲۰۹ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۹ء)

❁.......... ”دیکھو میں (مرزا غلام احمد قادیانی) ایک حکم لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔“

(رسالہ گورنمنٹ: ”انگریز اور جہاد“ ص ۴ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

❁...... ...... ”اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا۔“

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۷ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

❁.......... ”سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔“

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۷ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

❁.......... ”جو شخص میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے۔ اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعی حرام ہے۔ کیونکہ مسیح آچکا ہے۔ خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑا ہے۔“

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد' ضمیمہ' ص ۷ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

❁.......... ”اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھی شہرت پا گئی ہیں۔“

(تحریر مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت ص ۲۶)

............"میں نے یہ کتابیں اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں خوبی شائع کی ہیں۔ اس کے علاوہ روم کے پایہ تخت' قسطنطنیہ' بلاد شام' مصر اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا ان کی اشاعت کی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ مجھے اس خدمت پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی کوئی نظیر کوئی مسلمان نہیں دکھلا سکتا۔"

(تبلیغ رسالت ج ہفتم مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

............"جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح و مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

(تبلیغ رسالت ج ہفتم ص ۱۷ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

............"میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔"

(تبلیغ رسالت ج سوم ص ۱۹۶ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

............"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچادیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔"

(تریاق القلوب ص ۱۵' روحانی خزائن ص ۱۵۶' ۱۵۵' ج ۱۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

............"پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لئے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے استقامت سے کام لیا۔ کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے؟

(کوئی) نہیں! "

(کتاب البریہ اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء ص ۷ 'روحانی خزائن ص ۸' ج ۱۳' مجموعہ اشتہارات ص ۲۹۳ ج ۲'مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

صاحبو! مندرجہ بالا حوالہ جات اپنی زبان سے چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ : "تنسیخ جہاد قادیانیوں کا بنیادی عقیدہ ہے "اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یہی کام کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔

اے مرزا غلام احمد قادیانی! تو ساری زندگی جہاد کو حرام حرام کہتا رہا؟.........اور یہی ورد کرتا اس دنیا سے چلا گیا۔ تو نے سوچا تھا کہ تو ملت اسلامیہ کے شاہینوں کو کرگسوں میں تبدیل کر دے گا۔ ان کے بپھرے ہوئے جذبوں کو زنجیر پہنا دے گا۔ ان کے آتش فشاں ولولوں کو مقید کر لے گا۔ ان کی اسلامی غیرت کو موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے والوں کو فرنگی کے سامنے جھکا دے گا۔

لیکن اے مرزا غلام احمد قادیانی! ......دیکھ......ملت اسلامیہ نے اسی جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اور شہادتوں کے جام پی کر آقا انگریز کی حکومت کا ہندوستان سے بستر گول کر دیا اور اسے دھکیل کر برطانیہ پہنچا دیا.........اور پھر اسی سرزمین پر ایک آزاد اسلامی ملک "پاکستان" کی بنیاد رکھی۔ پھر پاکستان میں ایک جہادی تحریک چلا کر تیری جماعت کو پارلیمنٹ کے ذریعے کافر قرار دلایا.........اور پھر ایک اور جہادی یلغار کر کے تیرے پوتے اور نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر قادیانی کو پاکستان سے بھگا کر تیرے آقا کے ہاں برطانیہ پہنچایا اور اب اس کا تعاقب کرتے ہوئے برطانیہ پہنچ چکے ہیں۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

مرزا غلام احمد قادیانی! ......دیکھ...... جن مسلمانوں سے تو نے جذبہ جہاد چھیننے کی کوشش کی تھی......انہی مسلمانوں نے جذبہ جہاد سے لیس ہو کر دنیا کی دوسری سپر پاور روس کے پرخچے اڑا دیئے اور آج بھی چیچنیا کا مسلمان.........کشمیر کا مسلمان.........فلسطین کا مسلمان.........بوسنیا کا مسلمان......بلغاریہ کا مسلمان.........اور دیگر کئی ملکوں کے مسلمان جذبہ جہاد سے لیس کفار سے برسرپیکار ہیں.........اور عنقریب جہاد کی برکت سے وہ وقت آنے والا ہے جب پوری دنیا پر مسلمانوں کی حکومت ہو گی.........اور پورے عالم پر اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ انشاءاللہ!!!

ناموس رسالت کا پروانہ

غازی عبدالقیوم شہیدؒ

تحریر: ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی

مسلمان کے سامنے جب ناموس رسالت کے تحفظ کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو ہر بوڑھا و جوان عشق رسالت ﷺ کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ اپنی جان دے کر یا گستاخ رسول ﷺ کی جان لے کر کرتا ہے۔ وہ تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے موت کو گلے لگالینا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے:

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

ہزاروں واقعات تاریخ کے اوراق میں آج تک محفوظ ہیں۔ میں بھی ایسا ہی ایک واقعہ زیب قرطاس کررہا ہوں جو مشہور عاشق رسول ﷺ غازی عبدالقیوم ہزاروی شہیدؒ کا ہے۔ یہ واقعہ حرف بہ حرف غازی عبدالقیوم شہیدؒ کے وکیل سید محمد اسلم ایم اے کی زبانی پڑھیے۔ تاکہ تسلسل برقرار رہے:

”یہ ان دنوں کی بات ہے جب شردھانند کی شدھی تحریک زوروں پر تھی۔ بدزبان اور گستاخ ہندو ذات رسالت مآب ﷺ پر رکیک حملے کررہے تھے۔ 1933ء کے اوائل میں آریہ سماج حیدر آباد سندھ کے سیکرٹری نتھورام نے ایک کتاب بعنوان ہسٹری آف اسلام شائع کی۔ اس میں ناموس رسالت ﷺ پر ایسے انداز سے حملے کیے گئے جیسا کہ گذشتہ گیارہ سالوں سے آریہ سماج کررہے تھے۔ اس وقت سندھ صوبہ بمبئی میں شامل تھا۔ گو صوبہ بمبئی ہندو اکثریت کا صوبہ تھا لیکن سندھ کے تمام اضلاع میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔

مسلمان اکثریت میں ہونے کے باوجود ملازمت، تجارت، تعلیم اور اقتصادی شعبوں میں ہندوؤں

سے پیچھے تھے تاہم وہ اپنے مذہب پر کسی حملے کو برداشت کرنے کے روادار نہ تھے۔ چنانچہ جونہی نتھورام کا کتابچہ بازار میں آیا مسلمان لیڈر اٹھ کھڑے ہوئے اور نتھورام کے خلاف استغاثہ دائر کیا۔ حیدر آباد کی عدالت نے کتابچہ ضبط کر لیا اور ملزم کو ایک سال قید سخت و جرمانے کی سزا دی۔ یعنی وہ کھیل کھیلا گیا جو راج پال کے مقدمے میں مسلمانوں نے دیکھا تھا۔ نتھورام نے عدالت میں اپیل دائر کی۔ نتھورام ضمانت پر پہلے ہی رہا ہو چکا تھا۔

مارچ 1934ء میں اپیل دائر کی۔ سماعت شروع ہوئی۔ ہندو اور مسلمان بھاری تعداد میں کارروائی سننے آئے۔ نتھورام اپنے ساتھیوں کے ہمراہ خوش گپیاں کرتا ہوا آیا اور عدالت میں ڈائس کے قریب پڑے ہوئے بنچ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک مسلمان نوجوان عبدالقیوم عدالت کے کمرے میں داخل ہوا۔ معذرت کرتے ہوئے نتھورام کو تھوڑا سا سرکایا اور پھر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ پونے بارہ بجے کا وقت تھا اور پندرہ منٹ بعد نتھورام کی اپیل کی سماعت شروع ہونے والی تھی۔

موقع تاڑ کر غازی عبدالقیوم نے اچانک نتھورام پر خنجر کے وار کر کے اسے زمین پر ڈھیر کر دیا۔ نتھورام کی آنتیں باہر نکل آئیں اور وہ زمین پر پڑا موت وحیات کی کشمکش میں تڑپنے لگا۔ غازی عبدالقیوم ہاتھ میں ایک بڑا سا خنجر خون آلود لئے کھڑا رہا۔ دو انگریز ججوں میں ایک جس کا نام اوسالون تھا ڈائس سے اترا۔ غازی عبدالقیوم پر قہر آلود نگاہ ڈالی اور تحکمانہ انداز میں بولا۔ تو نے اس کو مار ڈالا۔ ہاں اور کیا کرتا؟۔ غازی نے بڑی بے باکی سے جواب دیا اور پھر کمرے میں آویزاں جارج پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اگر یہ تمہارے بادشاہ کو گالیاں دیتا تو تم کیا کرتے؟ تم میں غیرت ہوتی تو کیا قتل نہ کر ڈالتے؟ پھر انتہائی حقارت سے نتھورام کی لاش کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس خنزیر کے بچے نے میرے آقا محبوب خدا شہنشاہوں کے شہنشاہ آقا دو جہاں رحمت اللعالمین حضور سرور کائنات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی اور اس کی یہی سزا تھی۔ پھر بڑے اطمینان سے اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔

اسی اثنا میں ایک سب انسپکٹر ریوالور تانے کمرہ عدالت میں داخل ہوا۔ آنکھیں چار ہوتے ہی غازی عبدالقیوم نے خنجر پھینک دی اور کھڑا ہو گیا اور بڑی جوشیلی آواز میں کہا۔ ڈریئے نہیں ریوالور ہولسٹر میں رکھ لیں مجھے جو کچھ کرنا تھا الحمدللہ کر چکا ہوں۔ سب انسپکٹر نے ریوالور والا ہاتھ نیچے کر لیا اور آگے بڑھ

کر غازی صاحب کی کلائی پکڑلی اور ساتھ والے کانسٹیبل نے فوراً ہتھکڑی پہنادی۔ عشق محمد عربی ﷺ میں غرق بیرسٹر سید محمد اسلم نے اپنا قانونی فرض ادا کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ غازی کے چچا کو فون کیا اور انہیں پیشکش کی کہ میں اس مقدمے کی پیروی مفت کروں گا۔ انہوں نے تشکر آمیز الفاظ کے ساتھ میری پیشکش منظور کرلی۔

دوسرے روز میں نے غازی عبدالقیوم کے قانونی مشیر کی حیثیت سے ان سے ملاقات کرنے جیل چلا گیا۔ اس سے پہلے بھی میں نے جیل میں قتل کے ملزموں سے ضابطے کی ملاقاتیں کی تھیں۔ ان کی صورتیں مجھے یاد نہیں مگر جو اطمینان وسکون غازی عبدالقیوم کے بشرے ہویدا تھا وہ کسی اور چہرے پر نظر نہ آیا۔ جب میں نے بتایا کہ میں آپ کا مقدمہ لڑوں گا تو وہ مرد مجاہد پکار اٹھا۔ آپ جو چاہیں کریں مگر مجھ سے انکار قتل نہ کروائیں۔ اس پر میرے جذبات کو ٹھیس پہنچے گی۔ میں نے غازی نوجوان کو تشفی دی اور کہا بے شک آپ اقرار کریں اور میں اس اقبال کے ذریعے انشاء اللہ آپ کو پھانسی سے اتارلوں گا مگر میری اس تشفی پر انہوں نے خوشی کا اظہار نہ کیا۔ میں نے دوچار باتیں اور کیں اور کاغذ پر دستخط کرواکے لوٹ آیا۔

اینگلو انڈین قانون کا ضابطہ اپنی مخصوص اور روایتی چال کے بجائے اتنی تیزی سے حرکت میں آیا کہ مہینوں کا کام گھنٹوں میں طے ہونے لگا۔ پہلی رپورٹ کے بعد تفتیش چالان وغیرہ سب کچھ دودن میں ہوگیا اور مقدمہ قتل عمداً سماعت کے لئے ابتدائی عدالت میں پہنچ گیا۔ جب میں نے گواہان صفائی کی فہرست پیش کی تو اسے پڑھ کر مجسٹریٹ بہادر چونک اٹھے۔

میں نے دوسرے گواہوں کے علاوہ مولانا ظفر علی خان صاحب، خواجہ حسن نظامی صاحب، علامہ محمد اقبال صاحب، مولانا ابوالکلام آزاد صاحب، مولانا شوکت علی مرحوم اور مولانا کفایت اللہ صاحب کے علاوہ دیوبند کے متعدد علماء کو طلب کیا۔ عدالت نے اعتراض کیا کہ یہ گواہ مقدمے سے غیر متعلق ہیں۔ اس لئے نہیں بلائے جاسکتے۔ میں نے جواب دیا کہ جس جذبے کے تحت استغاثہ مجھے قاتل قرار دیتا ہے اسی جذبے کی نفسیاتی ترجمانی یہی حضرات کرسکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ میری یہ دلیل جج کے فہم سے بالاتر تھی چنانچہ اس نے میری درخواست خارج کردی۔ میں نے فوراً جوڈیشنل کمشنری کراچی میں اپیل دائر کردی جس کے یہ دوجج اوسالون، فیرس وقوعہ کے چشم دید گواہ تھے۔

اپیل دائر کرنے کے ساتھ ساتھ میں نے ان ججوں کے اختیار سماعت پر قانونی اعتراض کردیا۔

کراچی جوڈیشنل میں اس وقت چار جج تھے۔ دو چھوٹے دو بڑے۔ ان میں سے اس درخواست کی سماعت کے اہل نہ تھے۔ چنانچہ عدالت عالیہ کے ججوں نے ایک جج مسٹر لوبو کو طلب کر کے بنچ ترتیب دے دیا۔ اپیل کی سماعت ہوئی اور بنچ نے بھی یہی فیصلہ دیا کہ ان غیر متعلقہ گواہوں کو بلانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ گویا اپیل خارج ہوگئی۔ دو تین روز بعد مقدمہ سیشن جج کراچی کی عدالت میں آگیا۔ مقدمہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے (جیوری ٹرائل) قرار دیا۔ جیوری نو افراد پر مشتمل تھی جن میں چھ انگریز' ایک پارسی اور دو عیسائی تھے۔

قتل کے عام مقدموں کے برعکس اس مقدمہ کا کام بہت مختصر اور سیدھا سیدھا تھا۔ صفائی کا تو کوئی گواہ تھا ہی نہیں۔ سارا دارومدار قانونی بحث پر تھا۔ ثبوت میں اول تو خود عدالت عالیہ کے دو انگریز جج تھے اور دوسرا غازی عبدالقیوم نے اپنے اقبالی بیان میں تسلیم کر لیا تھا کہ میں نے جونا مارکیٹ کی مسجد میں پیش امام کی زبانی نتھورام کے فحش پمفلٹ کے مندرجات سنے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کل اس کی اپیل کی سماعت کے لئے پیشی ہو رہی ہے۔ چنانچہ اگلے روز میں نے اپنا کاروبار چھوڑا۔ بازار سے ایک بڑا خنجر خریدا۔ اسے تیز کیا اور سماعت سے پہلے ہی عدالت میں پہنچ گیا۔

ایک نامعلوم شخص کے ذریعے نتھورام کو شناخت کیا اور پھر اس کے قریب ہی جا بیٹھا۔ میں نے اس کو کن اکھیوں سے دیکھا کہ یک میرے سینے میں غیرت ایمانی کا طوفان امڈ آیا اور میں آپے سے باہر ہوگیا۔ اپنی نشست سے اٹھا۔ شلوار کے نیفے میں چھپایا ہوا خنجر نکالا اور چشم زدن میں نتھورام کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ اس کی آنتیں نکل آئیں اور وہ منہ کے بل گر پڑا۔ دوسرا وار اس کی گدی پر کیا۔ یہ ضرب پہلی ضرب سے زیادہ کاری ثابت ہوئی۔ خون کا فوارہ پھوٹ پڑا اور چند ہی سیکنڈ میں اس کا قصہ تمام ہوگیا۔ اس اقبالی بیان کی تائید میں ضابطہ کے بیانات ہوئے۔

استغاثہ کے چشم دید گواہ (عدالت کے دو جج) پیش ہوئے۔ جہاں تک واقعاتی پہلو کا تعلق تھا بچاؤ کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ بس جذبے اور غیرت والی بات رہ جاتی ہے۔ مگر غازی موصوف کے اقبالی بیان سے صاف ظاہر تھا کہ اس نے یہ اقدام ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچ کر کیا تھا۔ اس میں فوری اشتعال اور فوری عمل کا کوئی ہاتھ نہ تھا۔ تاہم میں نے کیس کو تقریباً انہی خطوط پر تیار کیا اور قانون سے زیادہ نفسیات انسانی اور تاریخ سے بحث کی۔ جیوری اور جج کے سامنے میں نے وہ بحث کی جو شاید برطانوی ہند میں اپنی نوعیت کی

واحد اور منفرد بحث تھی۔

چنانچہ جس روز بحث ہونا تھی قانونی پلندوں کے بجائے میں قرآن عزیز کا ایک نسخہ لے کر عدالت میں پیش ہوا۔ جج اور جیوری میرے ہاتھ میں قرآن دیکھ کر حیران ہوگئے۔ تمام وکلاء سے ہٹ کر میں نے بلند آواز میں بحث کا آغاز کیا اور کہا کہ :

حضور والا! و معزز صاحبان جیوری! مجھے مقدمے کے واقعے کے بارے میں کچھ نہیں کہنا کیونکہ جہاں تک وقوعہ کا تعلق ہے وہ ثابت ہو چکا ہے۔ مجھے صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ میرا یہ اقدام اس قانون پر مبنی تھا اور یہ آئین جو آج چین کی سرحد سے لے کر مراکش تک جاری وساری ہے جسے کئی حکومتیں اپنے پینل کورڈ کے طور پر استعمال کر رہی ہیں۔ ہمارے کلچر اور تہذیب کی بنیاد ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ عدالت اس کورڈ سے انکار کر کے اس کے تقدس کو ٹھیس پہنچائے گی۔ لہذا میں اسے کھول کر نہیں دکھاؤں گا۔ لیکن مجھے جو کچھ کہنا ہے اسی کے سہارے کہوں گا۔

اس میں بار بار مذہبی پیشواؤں کو برا کہنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ مجھے عرض یہ کرنا ہے کہ اپنی نوعیت کا پہلا حادثہ نہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں ایسی متعدد وارداتیں ہو چکی ہیں۔ خصوصاً دہلی اور لاہور میں اسی نوعیت کے دو قتل ہو چکے ہیں۔

حضور والا! صاحبان جیوری! ہر شخص جانتا ہے کہ فطرت انسانی دوسرے کی بدزبانی برداشت نہیں کر سکتی۔ اس سے نفسیاتی طور پر جواب اور انتقام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجے میں انسان اپنی استطاعت کے مطابق زبان، قلم یا ڈنڈے سے کام لے کر اپنی انا کی تسکین کرتا ہے۔ اگر گذشتہ واقعات کے فوراً بعد قانون اس قسم کی حرکتوں کے انسداد کے لئے کوئی موثر کارروائی کرتا تو نتھو رام کی واردات قتل ہرگز نہ ہونے پاتی۔

مسلمان ایک عرصہ سے ہندو اکثریت اور برطانوی حکومت کو سمجھا رہا ہے کہ حضور ﷺ اس کے جذبات اور احساسات کی شہ رگ ہیں۔ حضور ﷺ کے معاملہ میں مسلمان اتنا حساس واقع ہوا ہے کہ معمولی سی گستاخی پر بھی اپنا دماغی توازن کھو بیٹھتا ہے۔ دوسرے کی جان ایک طرف وہ خود اپنی جان کی کوئی قیمت نہیں سمجھتا۔ لیکن نہ ہندو اکثریت نے اس طرف توجہ اور دھیان دیا اور نہ برطانوی حکومت کے کانوں پر جوں رینگی۔ نتیجہ ظاہر ہے۔

ماہر نفسیات ہونے کی وجہ سے میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر اس مسئلہ کی طرف توجہ نہ دی گئی تو ایسے ہولناک واقعات آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ انہیں نہ ہندو اکثریت روک سکے گی اور نہ ہی تعزیرات ہند کی کوئی دفعہ۔

اس مرحلے پر جج نے مداخلت کی۔ ہاتھ کے اشارے سے مجھے روکا اور پہلو بدلتے ہوئے بولا۔ کیا فاضل جیوریسٹ اپنی بحث سے فرقہ وارانہ منافرت کو نہیں ابھار رہے ہیں۔

حضور والا! میں نے جج کو مخاطب کرتے ہوئے جواب دیا۔ منافرت کا سرچشمہ اور مخرج جہاں ہے دراصل وہیں سے نفرت کے جذبات ابھر رہے ہیں۔ میں تو مقتول نتھورام کی کتاب تاریخ اسلام کے ابھارے ہوئے جذبات و منافرت کے عوامل اور نتائج پر تقریر کر رہا تھا۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اس ضمن میں مسلمانوں کے اعصاب توازن برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے وہ نہ تعزیرات ہند سے گھبرائے گا اور نہ ہی پھانسی کے پھندے سے ڈرے گا۔ حتیٰ کہ چین سے مراکش تک پھیلے ہوئے مسلمانوں کا بچہ بچہ اس فتنے کا سر کچلنے کے لئے میدان میں آجائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ ایسی صورت سے دوچار ہونے والے مسلمانوں کا سوچ سمجھ کر اٹھایا ہوا قدم بھی فوری اشتعال کی تعریف میں آنا چاہئے۔ اس مرحلے پر میں نے قرآن مجید کو بلند کرتے ہوئے کہا کہ:

حضور والا! جو کچھ میں نے کہا ہے اس قانون کی رو سے اپنا فرض سمجھ کر کہا ہے۔ جس کے ساتھ چودہ سو برس سے میں نے پیمان وفا باندھ رکھا ہے۔ جن خطوط پر پشت ہائے پشت سے میرا تربیتی ماحول تشکیل پاتا چلا آرہا ہے میں نے اپنی دانست میں قانون کو نہیں انصاف کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ میرا اس قدم میں شدید اور فوری غیظ کی عمل فرمائی تو ضروری ہے مگر قاتل کے سے جذبہ کا کوئی شائبہ دور دور تک نہیں ہے۔ پھر سب سے زیادہ معصوم جذبہ اس عہد کی پاسداری ہے جس پر میرے ایمان کی بنیاد ہے اور یہی چیز مجھے بے قصور اور سزا سے بری قرار دے سکتی ہے۔

جج میری تقریر پر جذبز ہوا۔ شاید منطقی بحث اس کے مزاج کے لئے قابل قبول نہ تھی۔ مگر میرے پاس بھی اپنے دفاع کو مستحکم کرنے کے لئے اور کوئی دلیل نہ تھی۔ اس نے عہد کی پاسداری کے الفاظ دہرائے اور بڑبڑاتے ہوئے کہا کہ تم اپنے فہم و تدبر اور سطح سے نیچے بات کر رہے ہو۔ تمہارے جیسے فاضل وکیل سے اس کی توقع نہ تھی۔ مجھے وکیل کے جبلت کے برعکس تاؤ آگیا۔ پینترا بدلا اور کہا کہ:

حضور والا! یوں سمجھ لیجئے کہ کچھ اسی قسم کے عہد کی پاسداری نہ کرنے پر چار اگست 1914ء کو شہنشاہ جارج پنجم نے ایک چھوٹے سے ملک کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا۔ عظیم برطانیہ کو اس جنگ میں سب سے بڑے رکن کی صورت میں شامل ہونا پڑا۔ ایک چھوٹے سے عہد کی خلاف ورزی کی صورت میں وہ خون ریزی ہوئی کہ لاکھوں بچے یتیم ہوگئے اور لاکھوں عورتوں کے سہاگ لٹ گئے اور دنیا کا جغرافیہ کچھ سے کچھ ہوگیا۔

میں نے جس عہد کا ذکر کیا ہے اس میں آج پچاس کروڑ مسلمان جکڑے ہوئے ہیں۔ جو کسی قانون‘ دفعہ‘ پھانسی کے پھندے یا تلوار کے گھاؤ کے ڈر سے اس عہد سے روگردانی نہیں کر سکتے۔ لہذا جہاں تک ناموس محمد ﷺ کا سوال ہے مسلمان کا روبجکار وبجنا عبدالقیوم ہے۔

بس میری عرض ہے کہ ایک ایسے معصوم انسان کو جو ذہنی اور تربیتی طور پر Blind Faith کی رسی میں جکڑا ہوا ہے۔ جو ایک ان پڑھ اور دیہاتی نوجوان ہے اور اپنی افتاد طبع کے مطابق فوری اشتعال کے تحت اس فعل کا مرتکب ہوا۔ جس کو آج بھی وہ اپنا فرض عین سمجھ رہا ہے۔ اسے کسی سزا کا مستوجب نہیں ہونا چاہئے اور اگر عدالت یہ سمجھتی ہے کہ وہ اپنی حدود سے تجاوز کر گیا ہے تو تھوڑی بہت قید بامشقت سے زیادہ سزا نہیں دی جانی چاہئے۔

آپ کی عدالت جنسی رقابت کے معاملہ میں رقیب کو دن دہاڑے قتل کرنے والی اقبالی مجرم کو بری کر سکتی ہے اور اراضی کے قبضے اور بے دخلی کے سلسلے میں مالک کو ہلاک کرنے والے مزارع کے لئے چار چھ سال کی سزا کافی سمجھی جاتی ہے تو عبدالقیوم کے معاملہ میں کیوں نرمی سے کام نہیں لیا جا سکتا۔

عدالت نے بحث سننے کے بعد اسی دن فیصلے کی تاریخ کا اعلان کیا۔

مقررہ تاریخ پر دفتری اوقات شروع ہونے سے پہلے ہندو اور مسلمانوں کا ہجوم عدالت کے باہر جمع ہوگیا۔ کراچی کے علاوہ حیدر آباد‘ ٹھٹھہ‘ نواب شاہ‘ بہاول پور اور پنجاب تک سے لوگ کشاں کشاں آئے تھے۔ نظم ونسق کے لئے پولیس کی بھاری تعداد موجود تھی۔ مشہور ہندو لیڈر‘ وکیل‘ صحافی آئے ہوئے تھے۔ مسلم اکابرین میں سے متعدد اصحاب تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہندو مسلم سب امید وبیم میں تھے۔ البتہ جن مسلم اصحاب کو خفیہ رائے سے معلوم ہوگیا تھا کہ جیوری کی اکثریت سزا موت کی بجائے حبس دوام کے حق میں ہیں وہ اس کو غنیمت جان کر قدرے مطمئن تھے۔ میں وکیلوں کی صف میں ایک کرسی

پر بیٹھا یہ سب نقشہ دیکھ رہا تھا۔ اضطراب اور بے چینی کی کیفیت طاری تھی۔ اچانک ڈائس پر جج نمودار ہوا۔ میرا دل دھک دھک کرنے لگا۔ میں نے قبل ازیں قتل کے کئی مقدمات کی پیروی کی تھی جن میں سے بعض کو پھانسی ہوئی اور بعض رہا ہوئے مگر دل کی یہ کیفیت پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

تقریباً دو منٹ موت کی سی کیفیت طاری رہی۔ پھر جج کے اشارے پر پیش کار نے چپڑاسی سے کہا کہ ملزم کو حاضر کیا جائے۔ غازی بیڑیاں پہنے اور سر اٹھائے سنگین بردار محافظوں کے حلقے میں عدالت کے کٹہرے میں آکھڑا ہوا۔ پھر ایک مہیب سناٹا چھا گیا۔ جج نے ایک فائل الٹ پلٹ کر دیکھی اور ریڈر سے سرگوشی کی۔ اس نے ایک کاغذ کی طرف اشارہ کیا۔ جج نے وہی کاغذ اٹھایا اور دھیمی آواز میں پڑھ کر سنایا:

عبدالقیوم تمہیں موت کی سزا دی جاتی ہے۔ غازی عبدالقیوم شہیدؒ کے منہ سے ذرا تھرتھرائی ہوئی آواز میں بے ساختہ نکلا۔ الحمد للہ! پھر کچھ سنبھلا اور تن کر کھڑا ہو گیا۔ دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کا قد ایک فٹ اونچا ہو گیا ہے۔ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک ابھر آئی۔ جس میں بے پایاں مسرت ملی ہوئی تھی۔ اس کے لب ہلے حاضرین نے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ جج صاحب میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس سزا کا مستحق سمجھا۔ یہ ایک جان کیا چیز ہے۔ میرے پاس لاکھوں جانیں ہوتی تو وہ بھی میں ایک ایک کر کے اسی طرح اپنے آقا اور سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر قربان کر دیتا۔ اللہ اکبر!

دوسری طرف گورنر بمبئی کے نام رحم کی عرض داشت بھیج دی گئی۔ اس کا جواب ملا کہ درخواست زیر غور ہے۔ دو ہفتے تک آپ کو نتیجے سے آگاہ کر دیا جائے گا۔

گورنر کا جواب ملے تیرھواں روز تھا کہ صبح کے وقت میں نے اپنے دفتر میں میں نے سنا کہ رات کو عبدالقیوم کو پھانسی دے دی گئی۔ میں مولانا عبدالعزیز کو لے کر جیل گیا تو پرائیوٹ ذریعے سے معلوم ہوا کہ صبح اذان کے وقت غازی کے لواحقین کو ان کی جائے قیام پر جگا کر بتایا گیا کہ عبدالقیوم کو پھانسی دے دی گئی ہے۔ لاش کو پولیس سرکاری گاڑی میں رکھ کر میوہ قبرستان لے گئی ہے۔ جنازہ تیار ہے منہ دیکھنا ہے تو جلدی چلو۔

ہم لوگ جیل سے قبرستان پہنچے تو معلوم ہوا کہ میت قبر میں اتاری جا چکی ہے۔ مسلمانوں کا جم غفیر وہاں پہنچ گیا۔ اس نے مٹی ڈالنے نہ دی تھی۔ ایک جوشیلا کارکن قبر میں کود پڑا۔ اس کا نام قلندر خان

تھا۔ میت کو لحد سے نکالا۔ چارپائی اور کفن کا بندوبست پہلے ہو چکا تھا۔ فوراً لاش کو کفنایا اور جنازہ لے کر روانہ ہوگئے۔ یہ خبر آگ کی طرح پورے شہر میں پھیل گئی۔ کراچی مسلم اکثریت کا شہر تھا۔ صبح کے وقت دیکھتے ہی دیکھتے دفعہ 144 کے نفاذ کے باوجود دس ہزار مسلمان جمع ہوگئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فوراً فوج طلب کرلی۔

ہم اس عرصہ میں راستہ کاٹ کر چاکیواڑہ کے قریب ایک تنگ گلی سے گزر کر جنازہ کے قریب پہنچ گئے۔ بے پناہ ہجوم تھا۔ کندھا دینے والوں میں قلندر خان خاصا نمایاں نظر آ[illegible]۔ اچانک ہجوم کا ریلا آیا اور پھر برابر والی تپلی گلی سے تڑتڑ کی آواز گونجی۔

نظر اٹھا کر آگے کا جائزہ لیا تو قلندر خان کے بدن سے خون کا فوارہ اچھلتے دیکھا۔ اس کے باوجود وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ جنازہ کو کندھا دیئے جارہا تھا۔ چند منٹ میں وہ زخموں سے نڈھال ہوکر گر پڑا۔ اتنے میں پھر گولیوں کی بوچھاڑ آئی۔ ہم لوگ بھاگ کر موڑ تک آئے اور موٹر میں راہ فرار اختیار کی۔ نہتے اور پرامن جلوس پر گوروں نے بے تحاشہ فائرنگ کی اور سینکڑوں مسلمان شہید ہوئے اور ہزاروں مجروح ہوئے۔ اندھا دھند فائرنگ کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ مکانوں اور جھونپڑیوں میں بیٹھے ہوئے بوڑھے بچے اور عورتیں بھی اس کا نشانہ بن گئیں۔

حالات قدرے پرسکون ہوئے تو میں مولانا عبدالخالق' مولانا عبدالعزیز' خاتم علوی زخمیوں کی عیادت کے لئے ہسپتال گئے۔ ارد گرد پولیس کی بھاری تعداد اور کچھ فوج بھی موجود تھی۔ ہم کسی نہ کسی طرح شہیدوں اور زخمیوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ جہاں تک میری یادداشت کا تعلق ہے میں نے ایک سوچھ لاشیں گنیں اور بعد میں ان کی تعداد ایک سو بیس ہوگئی۔

سسکتے کراہتے اور چیختے ہوئے زخمی ایک بڑی تعداد میں تھے اور یہ تعداد ایسے زخمیوں کی تھی جن کے ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھیں۔ حادثہ اتنا مہیب تھا کہ بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔

شمع رسالت کے پروانوں کی ایمان پرور داستان تاریخ عالم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ثبت ہوگئی۔ آج جو بچہ غریب ماں کی کوکھ سے جنم لے رہا ہے نتھورام جیسے بدزبان اور گستاخ رسول کو اپنے انجام تک پہنچائے گا۔ انشاء اللہ!!!

اسلام کی حقانیت اور رحمت کائنات ﷺ کا ایک عظیم معجزہ

تحریر: مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ:...... ”کفار عالم یہ منصوبہ بنا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (دین اسلام) کو بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور (دین اسلام) کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر رہے گا۔ اگرچہ کافر (عیسائی‘ یہودی‘ ہندو وغیرہ) کتنا ہی ناپسند کیوں نہ کریں۔ یہ غلبہ اسلام یقیناً ہو کر ہی رہے گا۔“

حضور ﷺ نے فرمایا کہ سطح ارضی پر کوئی کچا یا پکا گھروندہ نہ رہے گا جس میں میرا کلمہ (دین اسلام) نہ پہنچ کر رہے۔ ایک اور جگہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کبریا کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے ان یہودیوں اور عیسائیوں سے جو بھی میری دعوت سنے اور پھر وہ مر جائے اور ایمان نہ لائے تو وہ جہنمی ہوگا۔

اسلام کا مزاج وطبیعت شروع ہی سے ایسی چلی آرہی ہے کہ ہر سلیم الفطرت اور ذی ہوش انسان جب اس میں غور وفکر کرتا ہے تو خود ہی کشاں کشاں اسلام کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ آپ اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت آپ کو نمایاں طور پر نظر آجائے گی۔

اسلام کے ابتدائی دور میں منکروں نے اس کی مخالفت میں ہر قسم کے جتن کئے مگر بالآخر سب ناکام ہو کر اسلام ہی کے سامنے سرنگوں ہو گئے۔ سوائے چند فطری بدبختوں کے سب کے سب چمن اسلام میں داخل ہو گئے۔ ایک طرف ابو جہل وابو لہب کفر کے سرغنے ہیں تو دوسری طرف انہی کی اولاد اور بھائی بند جیسے عکرمہؓ اور ابو لہب کی صاحبزادی درہ اور دیگر مشرکین مکہ رحمت دو عالم ﷺ کے دامن میں پناہ لے رہے ہیں۔

اس کے بعد مخالفین اسلام نے ہر سطح پر یہی منظر دھرایا مگر ناکام رہے۔ ایک طرف ہلاکو اور چنگیز خان نے تمام عالم اسلام کو روند ڈالا تو دوسری طرف اس کی اولاد شاہان مغلیہ خادم اسلام بن گئے۔

مختصر یہی حال مغرب کا ہے جس میں اسلام اور تعلیمات اسلام کو ختم کرنے کے لئے صلیبی جنگوں سے لے کر موجودہ استعمار اور استحصال اور فتنہ استشراق تک اسلام کو ختم کرنے کے لئے ہزار جتن کئے گئے مگر سب بے کار ثابت ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

آج فرانس اور برطانیہ میں باوجود یہودیوں کی ہزار کوشش کے لوگ دامن اسلام میں پناہ لے رہے ہیں اور اسی طرح ہزارہا مساجد سے اسلام کی صدا گونج رہی ہے اور جرمنی اور امریکہ کی پوزیشن یہ ہے کہ ہر عقل مند انسان اپنے سامنے دیکھ رہا ہے کہ اسلام آئندہ چند سالوں میں ان ممالک کا اکثریتی مذہب ہوگا اور وہ لوگ جنہوں نے بیسویں صدی کے ابتدا میں یہ خام خیالی قائم کی تھی کہ کیا اسلام بیسویں صدی کو پار کر سکے گا؟

مدبر کائنات کی قسم! آج وہ اپنی اس خام خیالی کو ٹوٹتا پھوٹتا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے وہ آج سارے مل کر آخری سطح پر منصوبہ بنا رہے ہیں کہ ہر ممکن طریقہ سے مسلم ممالک کی تہذیب کو بدل کر اسلام کے نور کو بجھا دیں گے لیکن ان لوگوں کو روس اور سابقہ برطانیہ سے سیکھنا چاہئے اور یہ لوگ اکیسویں صدی کو مسیحیت کی صدی قرار دینے پر تلے بیٹھے ہیں۔ آج دنیا میں پندرہ ہزار مذاہب چل رہے ہیں لیکن رب محمد کی قسم! ہمارا ایمان ہے کہ یہ سب ختم ہو جائیں گے۔

چنانچہ اسی ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ اور سرتاج انبیاء ﷺ کا تاریخی معجزہ سماعت فرمایئے کہ کس طرح ساحران فرعون کی طرح ایک فرعون زمانہ مغلوب ہو کر اپنے ہم خیال لوگوں کے لئے نمونہ عبرت بن گیا۔

براعظم افریقہ کے مشہور ملک تنزانیہ کے حکمران خاندان کا قبول اسلام کے عنوان سے ماہنامہ دارالسلام مالیر کوٹلہ بھارت نے رپورٹ شائع کی ہے کہ تنزانیہ کا صدر اور اس کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں مسلمان ہو کر سرتاج انبیاء ﷺ کے قدموں میں سرنگوں ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ!

یہ وہی (نریرے) ہے جو اسلام دشمنی میں ضرب المثل تھا۔ اسی نے یوگنڈا کی حکومت جس کا سربراہ عیدی امین تھا کا تختہ الٹ کر وہاں ایک نیم پادری جنرل اجوے کو تخت پر بٹھا دیا اور یوگنڈا کے

مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام کرایا حتی کہ وہ ترک وطن پر مجبور ہو گئے۔ اسی نریرے نے ایک خود مختار عرب سلطنت زنجبار کو ختم کر کے اسے زبردستی تنزانیہ کی سوشلسٹ یونین میں شامل کر لیا پھر سوشلسٹ اصلاحات کے نام پر زنجبار سے عرب اور مسلم تشخص کو ختم کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اسی نے 1963ء میں عربی کو ختم کر کے دفتری اور عوامی زبان سواحلی زبان کو قرار دیا۔ اس نریرے نے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے لئے برقعہ کے استعمال کو قانونی جرم قرار دیا اور عیسائیوں کے ساتھ مسلمانوں کی شادی کو سرکاری سطح پر رواج دیا۔

اس نے یوگنڈا کے دارالحکومت کمپالا میں عیسائی پادریوں کی ایک عالمی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں آئندہ دس سالوں میں مسلمانوں کی اکثریت کو تنزانیہ میں اقلیت میں بدل کر ہی دم لوں گا۔ اس نے اپنے دارالحکومت جس کا نام دارالسلام تھا اس کا نام بدل کر سیکولر نام رکھنے کی کوشش کی لیکن اس کے نوے فیصد مسلمانوں کے شدید احتجاج اور ردعمل کی وجہ سے اپنا ارادہ ترک کرنا پڑا۔ اب اس نریرے کی زندگی کا دوسرا پہلو ملاحظہ فرمائیں:

اسی کے تین بیٹوں اور دو بیٹیوں نے جو کہ کینیڈا کے مختلف کالجوں میں زیر تعلیم تھے اسلام کی دعوت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور اس سے پہلے نریرے کی ایک بہو مسلمان ہو چکی تھی۔ یہ خبر اپنی اہمیت کے پیش نظر ایٹم بم سے کم دھماکہ خیز نہ تھی۔

یہودی اور عیسائی پریس نے اس کو چھپانے کی سر توڑ کوشش کی مگر اس سے یہ خبر آشکارا ہو ہی گئی تو سارے افریقہ میں کہرام تھر تھلی مچ گئی۔ کیونکہ یہ صداقت اسلام اور فخر دو عالم ﷺ کا عظیم ترین ایک تاریخی معجزہ تھا۔ آخر کار یہ حقیقت آشکارا ہو ہی گئی اور خود نریرے کے بچوں نے دارالسلام میں عیسائیت کے خلاف جہاد شروع کر دیا۔

انہوں نے عیسائیت کے خلاف ایک ملک گیر مناظرے کے انعقاد کا بندوبست کر کے تمام افریقی پادریوں کو چیلنج کر دیا۔ بڑے بڑے پوسٹر اہم سرکاری دفاتر اور دیواروں پر آویزاں کئے گئے۔ تنزانیہ کی تاریخ میں بلکہ عالم عیسائیت کے لئے یہ خبر نہایت ذلت آمیز تھی۔

چنانچہ شیخ احمد دیدات کے جنوبی افریقہ سے تین شاگرد اور ماہر مبلغ مناظرہ کے لئے میدان میں کود پڑے اور حسب پروگرام دارالسلام کے وسیع و عریض جمہوری پارک میں یہ مناظرہ شروع ہو گیا۔ ادھر

بقیہ: صفحہ 5 پر

حکمت کی جڑ خدا کا خوف

تحریر: مولانا قاضی احسان احمد

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حکمت کی جڑ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ حضرت ابن عمرؓ بہت زیادہ رویا کرتے تھے حتیٰ کہ روتے روتے آنکھیں بھی بیکار ہو گئی تھیں۔ کسی شخص نے ایک مرتبہ دیکھ لیا تو فرمانے لگے کہ میرے رونے پر تعجب کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے سورج روتا ہے۔ ایک مرتبہ ایسا ہی قصہ آیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے چاند روتا ہے۔

ایک نوجوان صحابیؓ کے پاس سے حضور ﷺ کا گزر ہوا۔ وہ پڑھ رہے تھے: "فاذا انشقت السماء فکانت وردۃ کدھان ۔ "تو جب کدھان پر پہنچے تو بدن کے بال کھڑے ہو گئے۔ روتے روتے دم گھٹنے لگا اور کہہ رہے تھے ہاں جس دن آسمان پھٹ جاویں گے (یعنی قیامت کے دن) میرا کیا حال ہو گا۔ ہائے میری بربادی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اس رونے کی وجہ سے فرشتے بھی رونے لگے۔ ایک انصاری نے تہجد کی نماز پڑھی اور پھر بیٹھ کر بہت روئے۔ کہتے تھے اللہ تعالیٰ ہی سے فریاد کرتا ہوں جہنم کی آگ سے معافی کی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے آج فرشتوں کو رلا دیا۔

عبداللہ بن رواحہؓ ایک صحابی ہیں۔ رو رہے تھے۔ بیوی بھی ان کی اس حالت کو دیکھ کر رونے لگی۔ پوچھا کہ کیوں روتی ہو۔ کہنے لگی کہ جس وجہ سے تم روتے ہو۔ عبداللہ بن رواحہؓ نے کہا کہ میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ جہنم پر تو گزرنا ہے ہی۔ نا معلوم نجات ہو سکے گی یا وہیں رہ جاؤں گا۔

زرارہ بن اوفیؓ ایک مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے۔ تلاوت کرتے ہوئے جب آیت: " فاذا نقر فی النا قور "پڑھی تو فوراً گر گئے اور انتقال ہو گیا۔ لوگ اٹھا کر گھر تک لائے۔ حضرت خلیدؓ ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آیت: " کل نفس ذائقۃ الموت" پر پہنچے تو اس کو بار بار پڑھنے لگے۔ تھوڑی

دیر میں گھر کے ایک کونے سے آواز آئی کہ کتنی مرتبہ اس کو پڑھو گے۔ تمہارے اس بار بار کے پڑھنے سے چار جن مر چکے ہیں۔ ایک اور صاحب کا قصہ لکھا ہے کہ قرآن مجید پڑھتے پڑھتے جب آیت: ’’ وردو الی اللہ مولھم الحق ۔‘‘ پر پہنچے تو ایک چیخ ماری اور تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ اور بھی اس قسم کے واقعات کثرت سے گزرے ہیں۔

حضرت فضیلؒ مشہور بزرگ ہیں۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہر خیر کی طرف رہبری کرتا ہے۔ حضرت شبلیؒ کے نام سے سب ہی واقف ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب بھی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرا ہوں اس کی وجہ سے مجھ پر حکمت اور عبرت کا ایسا دروازہ کھلا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔

حدیث میں آیا کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے پر دو خوف جمع نہیں کرتا اور دو بے فکریاں نہیں دیتا۔ اگر دنیا میں مجھ سے بے فکر رہے تو قیامت میں ڈراتا ہوں اور اگر دنیا میں ڈرتا ہے تو آخرت میں بے فکری عطا کرتا ہوں۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے اور جو غیر اللہ سے ڈرتا ہے اس کو ہر چیز ڈراتی ہے۔ یحییٰ بن معاذؒ کہتے ہیں کہ آدمی بے چارہ اگر جہنم سے اتنا ڈرنے لگے جتنا تنگدستی سے ڈرتا ہے تو سیدھا جنت میں جائے۔ ابو سلیمان دارانیؒ کہتے ہیں کہ جس دل سے اللہ تعالیٰ کا خوف جاتا رہتا ہے وہ برباد ہو جاتا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس آنکھ سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ذرا سا آنسو خواہ مکھی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہو نکل کر چہرہ پر گرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس چہرہ کو آگ پر حرام فرما دیتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے کہ جب مسلمان کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درختوں سے پتے جھڑتے ہیں۔ میرے نبی ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے گا اس کا آگ میں جانا ایسا ہی مشکل ہے جیسا دودھ کا تھنوں میں واپس جانا۔

حضرت عقبہؓ بن عامر ایک صحابی ہیں۔ انہوں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ نجات کا راستہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی زبان کو روکے رکھو۔ گھر میں بیٹھے رہو اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔ حضرت عائشہؓ نے ایک مرتبہ دریافت کیا کہ آپ ﷺ کی امت میں کوئی ایسا بھی ہے جو بے حساب کتاب جنت میں داخل ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں! جو اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتا رہے۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اللہ کے نزدیک دو قطروں سے زیادہ کوئی قطرہ پسند نہیں۔ ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلا ہو۔ دوسرا وہ خون کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گرا ہو۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سات آدمی ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنا سایہ عطا فرمائیں گے۔ ان میں ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھ سے آنسو بہنے لگیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ارشاد ہے کہ جو رو سکتا ہو وہ روئے اور جس کو رونا نہ آئے وہ رونے کی صورت ہی بنالے۔

محمد بن منکدرؒ جب روتے تھے تو آنسوؤں کو اپنے منہ اور داڑھی سے پونچھتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ جہنم کی آگ اس جگہ کو نہیں چھوتی جہاں آنسو پہنچے ہو۔ حضرت ثابتؒ کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ طبیب نے کہا کہ ایک بات کا وعدہ کر لو آنکھ اچھی ہو جائے گی کہ رویا نہ کرو۔ کہنے لگے آنکھ میں کوئی خوبی ہی نہیں اگر وہ روئے نہیں۔ ابن میسرہ کہتے ہیں کہ رونا سات وجہ سے ہوتا ہے۔ خوشی سے 'جنون سے 'درد سے 'گھبراہٹ سے 'دکھلاوے سے 'نشہ سے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے۔ یہی وہ رونا ہے کہ اس کا ایک ایک آنسو بھی آگ کے سمندر کو بجھا دیتا ہے۔

کعبؓ احبار کہتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روؤں اور آنسو میرے رخسار پر بہنے لگیں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کروں۔

ان کے علاوہ اور بھی ہزاروں ارشادات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور اپنے گناہوں کی فکر میں رونا کیمیا ہے۔ اور بہت ہی ضروری اور مفید ہے۔ اپنے گناہوں پر نظر کر کے یہی حالت ہونی چاہیے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کی امید میں بھی کمی نہ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر شے کو وسیع ہے۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی شخص نہ مرے گا مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہوا۔

امام احمد بن حنبلؒ کا جب انتقال ہونے لگا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا کہ ایسی احادیث مجھے سناؤ جن سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ امید بڑھتی ہو۔ اللہ رب العزت توفیق عمل نصیب فرمائے۔ آمین!!!

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

آنکھوں دیکھا حال لمحہ بہ لمحہ

تحریر: محمد حفیظ اللہ

اس سال انیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس بڑی آب و تاب سے حسب سابق تزک واحتشام سے 13-12 اکتوبر 2000ء بروز جمعرات جمعہ کو مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوئی۔

کانفرنس کی ہر سال حاضری بڑھ رہی ہے۔ مسلمانوں کی کثرت کے پیش نظر ان کی سہولت کے لئے امسال کانفرنس سے چار ماہ قبل نئی عظیم الشان وسیع و عریض ٹینکی 14 عدد غسل خانہ جات اور 30 عدد نئے فلش لگوانے کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔ اللہ رب العزت نے کرم فرمایا کہ یہ تمام تعمیراتی منصوبہ کانفرنس سے قبل بخیر و خوبی مکمل ہو گیا تھا۔ یکم اکتوبر کو مبلغین حضرات کی میٹنگ مسلم کالونی چناب نگر میں ہوئی۔ جس میں کانفرنس کے انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مشاورت ہوئی۔

مبلغین حضرات کے دورے

چنانچہ مولانا غلام حسین جھنگ‘ ٹوبہ ٹیک سنگھ‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا عزیز الرحمن ثانی شیخوپورہ‘ لاہور‘ مولانا محمد عارف ندیم سیالکوٹ‘ نارووال‘ حافظ محمد ثاقب گوجرانوالہ‘ مولانا محمد طیب گجرات‘ منڈی بہاؤالدین‘ فیصل آباد‘ مولانا فقیر اللہ اختر فیصل آباد‘ مولانا امام الدین قریشی مظفر گڑھ‘ لیہ‘ مضافات چناب نگر‘ مولانا احمد بخش رحیم یار خان‘ چنیوٹ و مضافات‘ مولانا محمد اختر خوشاب‘ میانوالی‘ مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا‘ مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ‘ قصور‘ مولانا بشیر احمد‘ مولانا محمد اسحاق ساقی نے مضافات چناب نگر کے ہنگامی دورے کئے۔ دن رات رفقاء کو کانفرنس کی دعوت دی اور چناب نگر کے قرب وجوار کے تقریباً تمام اضلاع میں بھرپور تیاری کا عمل نئے ولولہ وجوش سے شروع ہو گیا۔ سندھ میں

مولانا راشد مدنی‘ مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا نذر عثمانی‘ مولانا محمد حسین ناصر‘ مولانا خان محمد‘ مولانا احمد میاں حمادی‘ نے رفقاء کو تیار کرنے کے لئے بھرپور توجہ دی۔ کراچی میں مولانا نذیر احمد تونسوی‘ مولانا مفتی محمد جمیل خان‘ رانا محمد انور نے دعوتی عمل کا اجراء کیا۔ بلوچستان میں اس کانفرنس سے قبل اہم مقامات پر ضلعی ڈویژنل وصوبائی کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا عبدالعزیز صاحب نے حضرت مولانا عبدالواحد‘ حضرت مولانا نصیر الدین‘ حضرت قاری انوار الحق حقانی‘ جناب فیاض حسن سجاد‘ جناب حاجی آغا محمد صاحب‘ جناب حاجی تاج محمد صاحب اور دوسرے جماعتوں بزرگوں کے مشورہ سے دعوت کے عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں صوفی ریاض الحسن گنگوہی‘ پشاور میں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی‘ مولانا نور الحق نور اور دوسرے رفقاء نے ہمت کی۔ مانسہرہ میں جناب عبدالروف روفی‘ ایبٹ آباد میں جناب وقار گل جدون‘ سید مجاہد شاہ صاحب‘ جناب ساجد اعوان‘ جناب انور صاحب اور دوسرے رفقاء نے احباب کو تیار کیا۔ آزاد کشمیر واسلام آباد میں مولانا خالد میر‘ مولانا محمود الحسن نے محنت کی۔ غرض پورے ملک میں ایک بار پھر ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شمولیت کے لئے تیاری کے مناظر نظر آنے لگے۔ مرکز سے اشتہارات کے علاوہ مقامی جماعتوں نے سٹیکرز وغیرہ چھپوائے۔ لاہور و گوجرانوالہ سے مختلف شخصیات واداروں نے سٹیکرز چھپوا کر کانفرنس کی کامیابی میں حصہ ڈالا۔

کانفرنس کی تیاری

مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم نے یکم اکتوبر سے کانفرنس کے اختتام تک بذات خود انتظامات کی سرپرستی کے لئے چناب نگر میں طویل قیام فرمایا اور صبح وشام دن رات تمام انتظامات کرنے والی ٹیم آپ کی ہدایات سے مستفید ہوتی رہی۔ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے اتوار کے روز سائبان قناتیں اور دوسرا سامان لے کر پنڈال تیار کرنے والی پارٹی پہنچ گئی۔ مسجد ومدرسہ کا پورا صحن‘ مدرسہ کی سب سے قدیم عمارت کی پوری چھت پر سائبان لگا کر مہمانوں کی رہائش وکانفرنس کے لئے پنڈال بنا دیئے گئے۔ مسجد ومدرسہ کے ساتھ ملحقہ دو ایکڑ کے گراسی پلاٹ پر قناتیں لگا کر اسے پنڈال بنادیا گیا۔ ایک حصہ عمومی مہمانوں کے کھانے کے لئے مختص کردیا گیا۔ اس میں کئی خیمے کھانا

کھلانے والی ٹیم کی رہائش کے لئے مختص کر دیئے گئے۔ اس کے ساتھ ملحقہ شرقی پلاٹ میں باگڑ سرگانہ کی جماعت کے لئے پنڈال رہائش بنادیا گیا۔ غرض اتوار سے لے کر بدھ شام تک تقریباً دن رات ایک کر کے یہ کام مکمل ہوا۔ مسجد و مدرسہ کی عقبی سڑک پر کھانا پکانے کا پنڈال بنایا گیا جس میں سوئی گیس' پانی' بجلی کی سہولت کا خاطر خواہ انتظام کر دیا گیا۔

مہمانوں کی آمد

اللہ رب العزت کے فضل و کرم و احسان رفقاء و جماعتوں کے قربان جائیں اس بار تین چار روز پہلے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ رب کی رحمتوں کے جلو میں شروع ہو گیا۔ کانفرنس کی ابتداء سے اب تک ہمیشہ کانفرنس کے پنڈال پر بینر وغیرہ لگانے سٹیج بنانے کا کام حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ انہوں نے اسے بڑی خوبصورتی سے اتنا طویل عرصہ سرانجام دیا۔ امسال مانسہرہ و سرحد کی جماعت نے پیشکش کی کہ سٹیج و پنڈال کی خوبصورتی کی ڈیوٹی ہماری لگادی جائے۔ چنانچہ مولانا محمد اکرم طوفانی کی سرپرستی میں یہ کام ان کے ذمہ لگایا گیا۔ پیر کے دن شام کو محترم شجاعت علی گیلانی' مکرم عبدالرؤف روفی' مکرم یاسر خٹک' محترم شاہد پینٹرز اور دوسرے رفقاء کی دس بارہ افراد کی ٹیم پہنچ گئی۔ انہوں نے پورے پنڈال میں بینر لگا کر اس کانفرنس کی رونق کو دوبالا کر دیا۔ سرگودھا' جھنگ' لاہور' چیچہ وطنی' خانیوال کی جماعتوں کے بھی بینر لگے۔

منگل شام کو مولانا امام الدین' مولانا محمد طیب' مولانا عبدالحکیم' مولانا عارف ندیم' مولانا عبدالعزیز' مولانا محمد قاسم رحمانی' مولانا احمد یار اور دوسرے حضرات نے چنیوٹ' لالیاں' احمد نگر' چناب نگر کے گردونواح میں اٹھارہ سالہ روایات کے مطابق ویگن پر سپیکر لگا کر منادی شروع کرادی۔ یوں بحمدہ تعالیٰ کانفرنس سے دوروز قبل پورا علاقہ ختم نبوت زندہ باد کی فضاؤں سے گونجنے لگا۔

اس دوران گذشتہ اٹھارہ سال سے ہمیشہ کھانے کا نظم سنبھالنے والے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص بزرگ رہنما حضرت قاری محمد ابراھیم مہتمم جامعہ طیبہ فیصل آباد انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے تشریف لائے۔ قاری محمد الیاس صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ منگل شام ہی باگڑ سرگانہ کی جماعت کے رفقاء اپنے انتظامات کی تکمیل کے لئے پہنچ گئے۔ رحیم یار خان جامعہ قادریہ کے مہتمم اور عالمی مجلس تحفظ

ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب کانفرنس سے دو روز قبل تشریف لائے اور کانفرنس کے رفقاء کو اپنی دعاؤں و مشوروں سے نوازا۔ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر‘ مولانا عبدالعزیز‘ قاری عبدالرحمٰن‘ مولانا محمد حسین‘ قاری احمد جان‘ محمد رمضان‘ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کمروں کی تقسیم اور خصوصی مہمانوں کی خدمت اپنے ذمہ لے لی۔

پانی کا شعبہ محترم حاجی معراج الدین صاحب‘ مولانا محمد اختر‘ قاری محمد عابد اور دوسرے رفقاء کے سپرد تھا۔

استقبالیہ کے لئے محترم جناب محمد طفیل جاوید‘ جناب محترم ابوبکر‘ سید شجاعت علی گیلانی‘ محترم حافظ محمد ثاقب نے خدمات سرانجام دیں۔ سٹیج‘ پنڈال کانفرنس کی سیکورٹی کا کام ہمیشہ کی طرح حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کے سپرد تھا۔

کھانا کھلانے کے لئے حضرت قاری محمد ابراهیم کے صاحبزادہ قاری محمد ابوبکر‘ بخاری مسجد کے محترم حضرت قاری محمد اشفاق نے اپنی پوری ٹیم کے ہمراہ خدمات سرانجام دیں۔

جھنگ سے محترم جاوید صاحب کی سربراہی میں ان کی پوری ٹیم دیگیں پکانے کے لئے تشریف لائی۔ اللہ رب العزت ان رفقاء کو دنیا و آخرت میں اس کی بہتر جزا دیں۔ ابتداء کانفرنس سے ہمیشہ بلاناغہ اس نظام کو وہ چلاتے ہیں۔ حضرت مولانا بشیر احمد‘ محترم حاجی شیر محمد قریشی‘ مولانا محمد اسحٰق ساقی‘ حاجی رشید احمد گوشت و دیگر خورد و نوش کے سامان کی فراہمی ان کے سپرد ہوتی ہے۔

بدھ شام عصر کے قریب باگڑ سرگانہ سے کئی بسوں پر قافلہ پہنچ گیا۔ غرض بدھ شام کو تمام حضرات نے مکمل اپنی اپنی ڈیوٹیوں کو سنبھال لیا اور بدھ شام کو ہی اتنے مہمان جمع ہوگئے جتنے عموماً پہلی کانفرنسوں میں جمعرات کی صبح نماز میں ہوتے تھے۔ اس منظر کو دیکھ کر کانفرنس کے منتظمین پر روشن تھا کہ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے اس بار کانفرنس مثالی طور پر کامیاب ہوگی۔ رات گئے لاہور‘ ایبٹ آباد‘ مانسہرہ‘ ہری پور‘ پشاور‘ ڈیرہ اسماعیل خان‘ بہاول پور‘ لودھراں‘ ملتان‘ خانیوال سے قافلوں کی آمد جاری رہی۔

جمعرات صبح کا درس

جمعرات کو صبح کی نماز کے بعد حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمٰن رحیم یار خان والوں نے درس قرآن مجید دیا۔ مسجد کا ہال بر آمدہ اور صحن میں صفیں تھیں۔ درس کے بعد مہمانوں نے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری سے زیارت ومصافحہ کیا۔ آپ تمام مہمانوں کو فرداً فرداً گلے لگا کر ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے رہے۔ رفقاء کی بھر پور حاضری' پنڈال کی دلہن کی طرح سجاوٹ وسیع وعریض انتظامات پر تمام ساتھی رب کریم کے حضور شکر گزار تھے۔ مہمانوں کے ناشتہ کا عمل شروع ہوا۔ جو نو بجے تک جاری رہا۔

جمعرات صبح حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم تشریف لائے۔ تمام منتظمین وشرکاء نے فلک شگاف نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ انتظامات کو دیکھ کر آپ پر رقت طاری ہو گئی۔ بڑی محبت وشفقت سے آپ نے دوستوں کے لئے دعا کرائی۔ آپ کی اجازت سے نو بجے کانفرنس کے آغاز کے لئے تیاری شروع کر دی گئی۔

پہلا اجلاس

جمعرات تقریباً صبح ساڑھے نو بجے ظہر تک پہلا اجلاس ہوا۔ حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے اپنی دعا سے اجلاس کا آغاز فرمایا۔ ابتدائی تلاوت جمعیت علماء اسلام ومجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے رہنما ملک عزیز کے نامور قاری خوش نوا پشاور کی معروف دینی درس گاہ دار القراء نمک منڈی کے مہتمم حضرت مولانا قاری فیاض الرحمٰن نے لحن داؤدی وصوت حجازی سے تلاوت کی۔ ایسے محسوس ہوتا کہ صرف سامعین ہی نہیں پورا ماحول ہی جھوم رہا ہے۔ جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور کے مہتمم دامت برکاتہم کی قیادت باسعادت میں تشریف لانے والے جامعہ کے ایک طالب علم حافظ غلام اللہ نے نعت پڑھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اپنے افتتاحی خطاب سے کانفرنس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی اور پوری تحریک کا جامع ومختصر انداز میں خلاصہ پیش کیا۔ لاہور کے مولانا منور حسین صدیقی خطیب مسجد عائشہ' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے ناظم نشر واشاعت دار العلوم دیوبند کے فاضل حضرت مولانا پروفیسر اکرام اللہ جان' منگن آباد کے خوش نوا خطیب جناب لیاقت علی طارق' منصورہ لاہور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد المالک خان اور

مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے امیر قدیم جامع مسجد کے خطیب مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اور پروفیسر حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی کے ایمان پرور بیانات ہوئے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد یعقوب ربانی نے سرانجام دیئے۔

مہمانوں کی آمد

جمعرات دوپہر تک مہمانوں کی آمد نے اس زمین پر ایک نئی تاریخ کو رقم کیا۔ کراچی سے خیبر تک ہر قابل ذکر شہر سے رفقاء نے شرکت فرمائی۔ اسی اثناء میں تنظیم اہل سنت کے سربراہ مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسوی صاحب تشریف لائے اور پاکستان کی ممتاز روحانی شخصیت شیخ المشائخ پیر طریقت خانوادہ رائے پور کی روایات کے امین وترجمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت اقدس سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم جمعرات قبل از ظہر تشریف لائے۔ آپ کی رہائش وخدمت کا انتظام چوہدری غلام مرتضیٰ مسلم کالونی چناب نگر نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب وحضرت تونسوی صاحب اور ان کے خدام کی میزبانی کا شرف انہوں نے حاصل کیا۔ ظہر تک حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی' رانا محمد انور' جمعیت علمائے اسلام کے رہنما حضرت مولانا عبدالقیوم اور حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ' پنوں عاقل وسکھر کے وفود' گوجرانوالہ' قصور' ساہیوال سے اکابر علماء کی قیادت میں وفود کی شرکت کا سلسلہ جاری رہا۔

دوسرا اجلاس بعد از ظہر

صدارت حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم' تلاوت قاری نصیر احمد' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور قندھاری مسجد کوئٹہ کے خطیب' خطیب بلوچستان حضرت مولانا عبدالواحد صاحب دامت برکاتہم' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما جامعہ اشرفیہ سکھر کے ناظم اعلیٰ اور جامع مسجد بندر روڈ سکھر کے خطیب خوشنوا حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی' وادی مہران کے بے تاج بادشاہ خطیب خوشنوا پرجوش نظریاتی مقرر حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام سندھ' تنظیم اہل سنت پاکستان کے سربراہ مناظر اسلام یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالستار تونسوی کے ایمان پرور بیانات

ہوئے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرانجام دیئے۔

مجلس سوال وجواب

قارئین جانتے ہیں کہ ہر سال عصر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے محبوب رہنما اور بزرگ شخصیت عارف باللہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ سوال وجواب کی مجلس سے خطاب فرماتے تھے۔ اس سال آپ کے خلیفہ اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث مولانا مفتی نظام الدین شامزئی نے اس مجلس سے خطاب کیا اور سامعین کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔

مغرب کی نماز

پوری مسجد ومدرسہ وکانفرنس کے پنڈال بھرے ہوئے تھے۔ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت کے صدر مدرس قاری عبدالرحمن صاحب نے نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری‘ قطب الارشاد کے جانشین حضرت اقدس شاہ نفیس الحسینی دامت برکاتہم حسب معمول ذکر میں مشغول ہوئے تو ملک بھر سے آئے ہوئے خانقاہ رائے پور کے متعلقین ومتوسلین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام بھی اپنے اپنے طور پر ذکر میں مشغول ہوگئے۔ عشاء سے قبل حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم نے رب کریم کے برستے ہوئے انوارات کی بارش میں دعا کرائی۔ پورا پنڈال آمین کی صداؤں سے گونج اٹھا۔

یاد رہے کہ یہ مجلس ذکر رواجی اجتماعی طور پر نہ تھی۔ بس اتفاق سے حسب معمول ہر روز کی طرح آج بھی بعد از مغرب حضرت سید نفیس الحسینی اپنے ذکر میں مشغول ہوئے تو دوسرے حضرات بھی ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے طور پر ذکر کیا۔ یہ اجتماعی مجلس ذکر نہ تھی۔ جس کا اکابر کے معمول کے خلاف آج کل رواج ہے۔

تیسرا اجلاس جمعرات بعد از عشاء

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی زیر صدارت میں تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ اللہ رب العزت کی قدرت کے قربان آج کے اس اجلاس میں تاریخی ریکارڈ حاضری تھی۔ پشاور کے استاذ القراء

حضرت قاری فیاض الرحمٰن نے ایمان پرور تلاوت کی اور اچھوتے انداز میں اس کا ترجمہ کیا۔ دوسری تلاوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حضرت قاری محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ کی ہوئی۔ نظم مرحوم احمد بخش چشتی کے بیٹے جناب طاہر بلال چشتی نے پیش کی۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے نائب امیر' جمعیت علماء اسلام کی فقہی کمیٹی کے صدر جامعہ حمادیہ سکھر کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد کا ایمان پرور علمی معلوماتی بیان ہوا۔ حیدر آباد کے قاری کامران صاحب نے مرحوم قاری محمد حنیف کی یاد تازہ کی۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے رہنما خطیب ابن خطیب حضرت مولانا محمد امجد خان نے مجاہدانہ ایمان پرور خطاب سے کانفرنس میں ایک نظارہ پیدا کردیا۔ جماعت اسلامی کے رہنما حافظ محمد ادریس نے پرمغز معلوماتی بیان کیا۔ جماعت اسلامی پاکستان کے سربراہ حضرت قاضی حسین احمد صاحب نے ملکی وبین الاقوامی تناظر میں فتنہ قادیانیت' یہودیت اور این جی اوز کی کارروائیوں کا تجزیہ کیا۔ گھنٹہ بھر آپ کا مجاہدانہ بیان جاری رہا۔ جمعیت اہل حدیث کے رہنما میاں محمد افضل' مولانا ریاض الرحمٰن یزدانی' مجاہد ختم نبوت جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبداللطیف انور کے بیانات سے لوگوں کے ولولوں کی آبیاری ہوئی۔ جمعیت اہل حدیث کے مرکزی رہنما اور شعلہ نوا مقرر حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری کی للکار نے قادیانیت سوز تجلی کا کام کیا۔ جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ قائد اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی کی کانفرنس میں پہلی بار تشریف آوری تھی۔ آپ کے ساتھ جمعیت علماء پاکستان کا بھرپور وفد محمد خان لغاری' قاری زوار بہادر وغیرہ بھی ہمراہ تھے۔ آپ پنڈال میں تشریف لائے تو سامعین نے فلک شگاف نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف امت مسلمہ کی جدوجہد کی تاریخ پر آپ نے ایمان افروز' حقائق پرور جہاد آفریں خطاب کیا۔ محترم حضرت قاضی حسین احمد' حضرت مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' مولانا محمد امجد خان کے بیانات اس اجلاس کی جان تھے۔ رات گئے جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا بشیر احمد شاد اور حضرت لدھیانویؒ کے جانشین مولانا سعید احمد لدھیانوی کے بیان پر کانفرنس کا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مدیر لولاک صاحبزادہ طارق محمود نے انجام دیئے۔

جمعہ کا درس

اس سال جمعہ صبح کی نماز اور اس کے بعد گھنٹہ بھر سے زائد وقت کا درس قرآن مجلس علماء اہل سنت کے ناظم اعلیٰ اور پاکستان کے معروف خطیب مولانا عبدالغفور حقانی کا ہوا۔

نیلام گھر

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کی جماعت نے نیلام گھر کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ جامع مسجد کے جنوب میں وسیع وعریض پنڈال کا اہتمام کیا گیا۔ ساڑھے نو بجے تک بڑی کامیابی سے محترم محمد متین خالد اور ان کے رفقاء نے کامیابی سے اسے ہمکنار کیا۔

مجلس کے سہ سالہ مرکزی انتخابات

ساڑھے نو بجے محترم قاری محمد یوسف عثمانی نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ دو صد سے زائد مجالس عمومی کے ارکان نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے فرمائی۔ گذشتہ کارروائی کا خلاصہ مولانا اللہ وسایا صاحب نے پیش کیا۔ مجلس کی کارکردگی اور اجلاس کی غرض وغایت بیان کرنے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے آئندہ سہ سال کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت کے لئے پیر طریقت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور نائب امیر کے لئے حضرت مولانا سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کے اسماء گرامی پیش کئے۔ پورے اجلاس نے متفقہ طور پر تائید وتصویب کی۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی ملک عزیز کے ممتاز شیخ الحدیث وفاق المدارس کے ناظم امتحانات جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے شیخ الجامعہ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب نے اختتامی خطاب سے سامعین کو نوازا۔ حضرت امیر مرکزیہ کی دعا پر یہ اجلاس خیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

چوتھا اجلاس قبل از نماز جمعہ

صدارت شہید ختم نبوت مولانا سید شمس الدینؒ کے برادر اصغر سید صاحب تلاوت قاری حافظ محمد یوسف عثمانی، نعت خالد محمود لوکاڑہ و حضرت سید امین گیلانی شیخوپورہ، خطاب جمعیت علماء اسلام کے

رہنما مولانا سید امیر حسین گیلانی‘ جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر‘ حضرت مولانا محمد علی صدیقی گولارچی‘ مولانا نورالحق نور پشاور‘ مولانا علامہ احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم‘ احمد شعیب ایڈووکیٹ ڈیرہ اسماعیل خان‘ حضرت مولانا عبدالرحیم رحیمی کوئٹہ‘ قاری محمد انصر چونڈہ‘ مولانا امام الدین قریشی مظفر گڑھ‘ مولانا احمد بخش رحیم یار خان‘ مولانا خدا بخش صاحب ملتان‘ مولانا محمد یعقوب ربانی فاروق آباد‘ مولانا نذیر احمد تونسوی‘ طالب علم رہنما محمد افضل ربانی‘ قبل از جمعہ آخری خطاب مولانا اللہ وسایا صاحب کا ہوا۔ اسی دوران قائد جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب تشریف لائے۔ پورا پنڈال آپ کے لئے چشم براہ تھا۔ سامعین کے فلک شگاف نعروں سے ان کا استقبال ہوا۔ مولانا مفتی محمد جمیل خان نے مائیک پر امیر الملت قائد جمعیت کے استقبالی نعرے لگوائے۔ حضرت امیر مرکزیہ اور حضرت نائب امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ آپ سٹیج پر تشریف لائے۔ سامعین کے استقبالی نعروں کا ہاتھ ہلا کر جواب دیا۔ پنڈال میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ باصرار و تکرار مولانا اللہ وسایا نے اپنا بیان مکمل کیا۔

خطبہ جمعہ

اللہ رب العزت کی قدرت کا نشان کہئے یا مسئلہ ختم نبوت کا اعجاز کہ آج ہزاروں لوگ چناب نگر کی زمین پر بلاامتیاز دیوبندی‘ بریلوی‘ اہل حدیث‘ شیعہ‘ سب کے سب عقیدہ ختم نبوت کے لئے ایک ساتھ صف بستہ تھے۔ چشم فلک نے اتفاق و اتحاد کا یہ منظر دیکھا تو اہل سماء بھی مسحور ہوگئے ہوں گے۔ جمعہ کی اذان ہوئی۔ سنتوں کے بعد حسب پروگرام پاکستان کے ممتاز مذہبی رہنما جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ کی امامت کی۔ لحن حجازی سے ایسا خطبہ وتلاوت ارشاد فرمائے کہ سماں قائم کردیا۔ آپ کی تلاوت سے مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی یاد تازہ ہوگئی۔ آپ نے جمعہ کے بعد کل کائنات کے مظلوم مسلمانوں کے لئے دعا کرائی۔ عالم اسلام کی خیر وبھلائی اپنے رب کریم سے طلب کی۔ آمین ثم آمین! کی صداؤں سے چناب نگر کے درودیوار گونج اٹھے۔ آمین

آخری اجلاس بعد از جمعہ

زیر صدارت حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم‘ مہمان خصوصی

حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم نائب امیر' تلاوت مولانا قاری مشتاق احمد قصور' نظم شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی' خطاب لاجواب مقرر خوش الحان یادگار بخاری حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری' استقبالی کلمات و قرار دادیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا مفتی محمد جمیل خان نے پیش کیں۔

کانفرنس کے آخری مقرر قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن کا مجاہدانہ' معلوماتی' ایمان افزا' جہاد پرور' حقائق افروز خطاب لاجواب و تقریر بے نظیر پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے دعا فرمائی۔ دعا کے بعد پورے ملک سے آئے مہمان اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ جمعہ شام سے اتوار شام تک مہمانوں کی واپسی کا سلسلہ جاری رہا۔ حق تعالیٰ اس کانفرنس کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ جنہوں نے اخلاص سے حاضری دی ان کی حاضری قبول فرمائیں۔ دشمن کو ہدایت نصیب ہو۔ حاسدین کے شر سے اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو محفوظ رکھیں۔ آمین ثم آمین!!!

19ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

اکتوبر 2000ء کی آڈیو کیسٹیں

نمبر شمار	مقررین	قیمت
1	حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب امیر جمعیت علمائے اسلام پاکستان	25
2	حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب امیر جمعیت علمائے پاکستان	25
3	حضرت مولانا قاضی حسین احمد صاحب امیر جماعت اسلامی پاکستان	25
4	حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب شیخ الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن	25
5	حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب صدر تنظیم اہل سنت پاکستان	25
6	حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب صدر سپاہ صحابہ پاکستان	25
7	حضرت مولانا عبدالغفور حقانی ناظم مجلس علمائے اہل سنت	30
8	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	30
9	حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب' سید امیر حسین گیلانی صاحب	25
10	حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ صاحب	25
11	حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری' شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا	30
12	حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' مولانا محمد امجد خان صاحب	30
13	شاعر ختم نبوت سید محمد امین گیلانی صاحب	25

نوٹ: پاکستانی کیسٹ پر مشتمل مکمل سیٹ =/345 جاپانی کیسٹ پر مشتمل مکمل سیٹ =/605 مکمل سیٹ کی خریداری پر ڈاک خرچ بذمہ ادارہ ہوگا!

صدائے احرار داربنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 061-511961

قرار دادیں

19ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقدہ 12-13 اکتوبر 2000ء

مسلم کالونی چناب نگر

1------ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی انیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع قادیانیوں کی جانب سے اندرون ملک وبیرون ملک اسلام ٬پاکستان اور علمائے اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈوں کی مذمت کرتے ہوئے یہ حقائق واضح کرنا چاہتا ہے کہ قادیانیوں نے قیام پاکستان کو تسلیم نہیں کیا۔ قیام پاکستان کے بعد اکھنڈ بھارت بنانے کی کوشش کی۔ پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی گئی۔ مسلمانوں نے جب احتجاج کیا تو ریاستی ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔ اب بھی قادیانیوں نے آئین کو تسلیم نہیں کیا اور کھلے عام آئین کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے مطابق ان کو مسلمان کہلوانے٬ مساجد نما عبادت گاہیں بنانے اور کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات استعمال کرنے سے روکا جائے۔

2------- یہ اجلاس این جی اوز کی آڑ میں قادیانیوں٬ عیسائیوں اور یہودیوں کی غیر اسلامی اور ارتدادی مغربی تہذیب مسلط کرنے کی مزموم کوششوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر این جی اوز کی غیر اسلامی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے اور خاص کر قادیانیوں کی جانب سے اندرون سندھ وپنجاب کے بعض علاقوں میں زبردستی مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی مہم کو ختم کیا جائے۔

3-------- یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں فوری طور پر اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو آئینی شکل دے کر نافذ کیا جائے اور مرتد کی شرعی

سزا نافذ کی جائے۔

4------ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ملک میں فوری طور پر بلاسود بینکاری اور مالیاتی نظام شروع کیا جائے تاکہ ملک سود کی لعنت سے پاک ہو اور خداوند تعالیٰ کا عذاب دور ہو۔

5------ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا طاہر قادیانی لندن میں بیٹھ کر کھلے عام پاکستان کے خلاف مذموم پراپیگنڈہ کر کے پاکستان کو ختم کرنے کی سازش تیار کر رہا ہے اور کھلے عام اس کا اعلان کرتا ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان مرزا طاہر قادیانی کی غیر آئینی اور پاکستان کے خلاف سازشیں کرنے کی بناپر غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔

6------ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی جانب سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے خلاف قادیانیوں کے مظالم کو روکا جائے۔ خاص کر حافظ بلال سرائے سدھو کبیر والا کے قادیانی قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

7------ یہ اجلاس پاکستان کی موجودہ حکومت کی معاشی پالیسی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کی معاشی پالیسی کو اسلامی سانچے کے مطابق ڈھالا جائے۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے چنگل سے آزاد کرایا جائے۔ ناجائز اور ظالمانہ ٹیکس کا نظام ختم کیا جائے اور تاجروں کو تجارت کا بہترین ماحول فراہم کیا جائے۔

8------ یہ اجلاس حکومت کے بعض وزراء اور این جی اوز کے نمائندوں خاص کر وزیر داخلہ اور وزیر بلدیات کے بیانات پر تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کو غیر ذمہ دارانہ بیانات سے روکا جائے ورنہ علماء کرام خود ان کو روکنے پر مجبور ہوں گے۔

9------ یہ اجلاس الطاف حسین کے اس بیان کی کہ ”قادیانیوں کو ان کے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے دی جائے“ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان پر واضح کرنا چاہتا ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان میں تمام حقوق حاصل ہیں لیکن وہ آئین پاکستان کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اور مسلمانوں کو زبردستی کافر قرار دے کر مسلمانوں کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ یہ اجلاس الطاف حسین صاحب سے

اپیل کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں سے متعلق بیانات سے قبل حقائق کو پیش نظر رکھیں۔

10------- یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جماعت کو خلاف اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیوں میں مصروف عمل قرار دے کر انجمن احمدیہ پر پابندی عائد کرے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کرے۔

11------- یہ اجلاس طالبان حکومت کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب بنائے۔ یہ اجلاس شمالی اتحاد سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جنگ بند کر کے طالبان حکومت کو تسلیم کرے۔ یہ اجلاس اقوام متحدہ اور عالم اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر طالبان حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کرے۔

12------- یہ اجلاس فلسطین کے نہتے مسلمانوں پر اسرائیل کے ظالمانہ اقدامات کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ عالم اسلام اسرائیل کے خلاف جہاد کا اعلان کرے۔ یہ اجلاس امام کعبہ کی جانب سے اسرائیل کے خلاف فتویٰ کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔

13------- یہ اجلاس کشمیر کے مسلمانوں پر بھارت کے مظالم کی مذمت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق حل کیا جائے۔ یہ اجلاس کشمیری مسلمانوں اور ان کی حمایت میں لڑنے والی تمام جہادی قوتوں کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔

14------- یہ اجلاس پاکستان کے دینی مدارس کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور امریکہ اور مغرب کی جانب سے دینی مدارس کے خلاف مذموم پروپیگنڈوں کی مذمت کرتے ہوئے واضح کرنا چاہتا ہے کہ اگر ان دینی مدارس یا جہادی قوتوں کے خلاف حکمرانوں نے کوئی قدم اٹھانے کی کوشش کی تو بھرپور مزاحمت کی جائے گی اور ان دینی مدارس کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دی جائے گی۔

15------- یہ اجلاس ملک میں مہنگائی اور بے روزگاری پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کو موجودہ حکومت کی ناکامی قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ آئی ایم ایف کی ہدایت پر عوام کے منہ سے آخری لقمہ چھیننے کا سلسلہ بند کیا جائے اور مہنگائی اور بے روزگاری کو ختم کرنے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔

16------یہ اجلاس شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے سانحہ شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ 5 ماہ گزرنے کے باوجود قاتلوں کی گرفتاری میں ناکامی حکومت کی بہت بڑی نااہلی ہے۔ اگر حکومت نے قاتلوں کو گرفتار نہ کیا تو ملک گیر تحریک چلائی جائے گی۔

17------یہ اجلاس بعض لسانی اور قوم پرست جماعتوں کے رہنماؤں سے پاکستان اور اسلام اور علماء حق کے خلاف بیانات کی مذمت کرتے ہوئے واضح کرنا چاہتا ہے کہ پاکستان اسلام کے لئے بنا تھا اس لئے یہاں پر اسلام اور علمائے کرام کے خلاف بیانات کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جاسکتی۔ یہ اجلاس ان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اسلام اور علمائے کرام کے خلاف بیانات کا سلسلہ بند کردیں۔ بصورت دیگر علمائے کرام ان کا جواب دینے پر مجبور ہوں گے۔ یہ اجلاس ان کے پاکستان کے خلاف بیانات کی بھی مذمت کرتا ہے اور کشمیر سے متعلق بیان کو کشمیر کی آزادی کی راہ میں روکاوٹ تصور کرتا ہے۔

18------یہ اجلاس ملک میں کیبل سسٹم کے تحت ٹی وی نشریات کی اجازت کی مذمت کرتے ہوئے اس کے خلاف چلنے والی ہر تحریک کی مکمل حمایت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ بے حیائی اور فحاشی پھیلانے والے اس سلسلے کو فوری طور پر بند کیا جائے۔

19------یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر پاکستان قانونی طور پر پابند ہے کہ وہ ووٹ کا اندراج کروائے جبکہ قادیانی جماعت کی پالیسی اس کے خلاف ہے۔ قادیانی جماعت ووٹر لسٹوں میں حیثیت ووٹر اپنے آپ کو اندراج نہیں کراتی۔ یہ آئین کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ حکومت نوٹس لے اور جبری ووٹر لسٹوں کا اندراج مکمل کرائے۔

20------یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اخبارات پر پابندی عائد کی جائے جو فحاشی پھیلانے کے مرتکب ہورہے ہیں۔ انٹرنیٹ' ڈش انٹینا اور فحاشی پھیلانے والے بیوٹی پارلروں پر پابندی عائد کی جائے۔ یہ اجلاس علمائے ہند کے امیر مولانا اسعد مدنی کی اہلیہ' شیخ المشائخ خواجہ خواجگان کی اہلیہ' فرزند اسلام دیوبند مولانا فیض علی شاہ' شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر کے صاحبزادے اور پوتے' مبلغ اسلام مولانا سید ممتاز الحسن شاہ' حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں!!!

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس کوٹری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے زیر اہتمام دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس عید گاہ گراؤنڈ بہار کالونی کوٹری سائٹ ایریا میں منعقد ہوئی۔ جس میں تمام مسالک کے علمائے کرام نے شریک ہو کر قادیانی و گوہر شاہی فتنوں کی سرکوبی کے لئے اتحاد بین المسلمین کا مظاہرہ کیا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا احمد میاں حمادی نے فرمائی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ختم نبوت بدین کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن مجید قاری عبدالمعید نے کی۔ نعت رسول مقبول ﷺ جناب شبیر احمد ملک نے پیش کی۔ سیکورٹی کے انتظامات جیش محمد ﷺ اور دوسری جہادی تنظیموں نے سرانجام دیئے۔ سیکورٹی انچارج جناب نیاز حسین‘ قاری الٰہی بخش‘ حاجی محمد عثمان‘ سید الطاف حسین تھے۔ مہمان علمائے کرام کے استقبال کے لئے ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی‘ کوٹری کے ناظم اعلیٰ غلام محمد اور عبدالجلیل خان موجود تھے۔ مقامی علماء کرام میں سے مولانا غضنفر‘ مولانا محمد عمر‘ مولانا شبیر احمد تونسوی‘ بریلوی مسلک کے نامور عالم دین مولانا قاری محمد حنیف حقانی‘ لشکر طیبہ کے کمانڈر عمر فاروق‘ جیش محمد ﷺ کے قاری محمد بلال اور مولانا سعید جدون شامل تھے۔ مہمان مقررین میں سے پروفیسر مولانا حفیظ الرحمٰن‘ صاحبزادہ مولانا سعید احمد لدھیانوی‘ مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا نذیر احمد تونسوی‘ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے رفیق سفر خلیفہ خاص حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان‘ جماعت اسلامی صوبہ سندھ کے نائب امیر مولانا عبدالوحید قریشی‘ مولانا محمد اسد اللہ بھٹو اور علامہ احمد میاں حمادی نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں فتنہ گوہر شاہی و قادیانی فتنہ کے کفریہ عقائد کو بیان کیا۔ آخر میں جماعت ختم نبوت حیدر آباد کے انچارج مولانا محمد نذر عثمانی نے کانفرنس کے شرکاء اور تمام

علمائے کرام کا شکریہ ادا کیا۔ دعا حضرت مولانا احمد میاں حمادی نے فرمائی۔ رات کو اڑھائی بجے ختم نبوت کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی۔

قراردادیں

1............تمام کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کر کے مسلمانوں کو فائز کیا جائے۔

2............حیدر آباد کے ڈی آئی جی مسعود احمد مرزا جن پر قادیانی ہونے کا شبہ کیا جارہا ہے وہ اپنی پوزیشن واضح کریں۔

3............گوہر شاہی کے تمام پیروکاروں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور ان کے پندرہ روزہ اخبار صدائے سرفروش کو خلاف قانون قرار دے کر بند کیا جائے۔

4............تمام این جی اوز جو یہودیوں اور قادیانیوں کی سرپرستی میں ملک دشمن سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں حکومت ان پر پابندی لگائے۔

5............ہم الطاف حسین کے حدیث رسول ﷺ کو جھوٹا کہہ کر اپنی حدیث سنانے کے واقعہ کی مذمت کرتے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام جامع مسجد طوبیٰ مسجد روڈ میں ایک روزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر مولانا منیر الدین نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ' حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا عبدالواحد' حضرت مولانا انوار الحق حقانی اور مولانا عبدالرحیم رحیمی نے خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالعزیز جتوئی نے سرانجام دیے۔

ختم نبوت کانفرنس مچھ

جامع مسجد مرکزی مچھ میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا

سید عبدالمالک شاہ صاحب نے فرمائی۔سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالصمد خطیب رحمانیہ مسجد نے ادا کیے۔کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا عبدالواحد اور دیگر مقامی علمائے کرام نے خطاب کیا۔رات گئے مولانا سید عبدالمالک شاہ صاحب کی دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس مستونگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مستونگ کے زیراہتمام ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت جامعہ فاروقیہ مستونگ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالباقی نے کی۔کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا عبدالسلام' مولانا مولا بخش' مولانا عبدالواحد' مولانا عبدالعزیز جتوئی نے خطاب فرمایا۔جمعیت علمائے اسلام کے ضلعی امیر مولانا عبدالستار کی دعا پر ختم نبوت کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس لورالائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مرکزی جامع مسجد لورالائی میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس مولانا فضل دین کی صدارت میں منعقد ہوئی۔کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا ممتاز احمد' مولانا عبداللہ جان' مولانا نیازالرحمٰن اور خواجہ محمد اشرف نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ژوب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد ژوب میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔جس کی صدارت مولانا اللہ داد کاکڑ نے فرمائی۔کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا عبدالواحد' حاجی محمد اکبر' مولانا شمس العارفین' حاجی غلام حیدر

اور مقامی رہنماؤں نے خطابات فرمائے۔

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے زیراہتمام 7ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس پیر طریقت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا ضیاء الدین آزاد' مولانا عبدالحکیم نعمانی' قاری غلام مرتضیٰ' قاری محمد زاہد اقبال' قاری شاہ منصور' قاری محمد اشرف' مولانا محمد ارشاد' مولانا اکرام ربانی' مولانا عبدالباقی' قاری عبدالباری اور حافظ حبیب اللہ چیمہ نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ احتساب بیورو کے پراسیکیوٹر فاروق آدم' چیف ایگزیکٹو معائنہ کمیشن کے ممبر محمد داؤد طاہر جیسے خطرناک قادیانیوں کو سرکاری عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ انہوں نے ضلع ساہیوال کی انتظامیہ سے بھی مطالبہ کیا کہ چیچہ وطنی محلہ حیات آباد میں الحمد سیڈ کارپوریشن کی آڑ میں قادیانیوں کی اسلام دشمن وملک دشمن کارروائیوں کو بند کیا جائے اور زرعی ترقیاتی بینک چیچہ وطنی میں تعینات مشرف وسیم قادیانی کو چیچہ وطنی سے تبدیل کیا جائے۔ کیونکہ یہ دنوں مقامات قادیانیوں کی ارتدادی اور اشتعال انگیز کارروائیوں کے مرکز بنے ہوئے ہیں۔ کانفرنس میں متعدد قرار دادیں بھی منظور کی گئیں:

قرار دادیں

1............اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

2............اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کرایا جائے۔

3............جمعہ کی چھٹی کو بحال کیا جائے۔

4............پورے ملک میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔

5............اسلام آباد میں ''عورت اور قوانین'' پر ہونے والے سیمینار میں حدود قوانین اور اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کی مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان کے اسلامی تشخص کے خلاف سرگرم این جی اوز پر پابندی لگائی جائے۔

کیپیٹل ہومیو پیتھک میڈیکل کالج اسلام آباد کا پروفیسر توہین رسالت کے مقدمے میں گرفتار

4 اکتوبر کو کیپیٹل ہومیو پیتھک کالج واقع کراچی کمپنی اسلام آباد میں پروفیسر شیخ محمد یونس نے اپنے لیکچر کے دوران حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان کے خلاف ریمارکس دیئے۔ جن پر کالج کے طلباء نے شدید احتجاج کیا اور کالج کے پرنسپل ناصر احمد چوہدری کو پروفیسر کو کارروائی کرنے کے لئے درخواست دی۔ پرنسپل نے فی الفور کارروائی کر کے گستاخ رسول کو معطل کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی طلباء نے دفتر ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مفتی خالد میر کو آگاہ کیا۔ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مفتی خالد میر نے مولانا عبدالروف، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد شریف ہزاروی، قاری احسان اللہ فاروقی، مولانا صادق صدیقی، مولانا نذیر احمد فاروقی، علامہ میاں محمد نقشبندی اور ختم نبوت پنڈی کے مبلغ مولانا مفتی محمود الحسن سے رابطہ کیا۔ عبداللہ بن مسعود کراچی کمپنی میں ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا جس میں علمائے کرام کے علاوہ ہومیو پیتھک کالج کے طلباء نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ شاتم رسول کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی جائے۔ چنانچہ تھانہ مارگلہ میں پرچہ درج کرایا گیا۔ ایس ایچ او وزیر شیخ نے پرچہ درج کر کے شاتم رسول کو فی الفور گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ پولیس نے گستاخ رسول کو گرفتار کر کے ابتدائی تفتیش کے بعد حوالات میں بند کر دیا۔ 5 اکتوبر کو پولیس نے عدالت میں پیش کیا۔ عدالت نے چودہ روزہ ریمانڈ دے کر گستاخ رسول کو اڈیالہ جیل منتقل کر دیا۔ اسلام آباد کے علماء نے مجلس کی اپیل پر جمعہ کو یوم احتجاج منایا۔ علمائے کرام نے اپنے خطبات میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ شاتم رسول کو فی الفور سزائے موت دی جائے۔ اس کے بعد کراچی کمپنی مسجد عبداللہ بن مسعود سے ایک بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جس کی قیادت قاری عبدالوحید قاسمی، علامہ میاں محمد نقشبندی، مولانا نذیر احمد فاروقی، ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا مفتی خالد میر، ختم نبوت پنڈی کے مبلغ مولانا مفتی محمود الحسن اور ہومیو پیتھک کالج کے پرنسپل ناصر احمد چوہدری نے کی۔ مقررین نے کہا کہ اگر حکومت نے شاتم رسول کو سزا دینے میں لیت و لعل سے کام لیا تو پورے ملک میں مظاہرے کیئے جائیں گے۔ کالج کے پرنسپل ناصر احمد چوہدری نے اپنے متعلق بعض اخبارات میں قادیانی ہونے کے متعلق الزامات کی بھی تردید کی۔

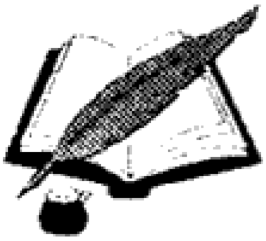

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ (ادارہ)

نام کتاب : سوانح حیات مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مصنف : صاحبزادہ طارق محمود صاحب

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب ”سوانح حیات مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ“ ان کے فرزند صاحبزادہ طارق محمود صاحب کی تصنیف کردہ ہے۔ جس میں مولانا مرحوم کی سوانح ‘ان کی دینی‘ جماعتی‘ صحافتی‘ تعلیمی اور سماجی خدمات کو پیش کیا گیا ہے۔ مولانا تاج محمودؒ کا شمار ان زعما میں ہوتا ہے جنہوں نے پوری زندگی اتحاد امت کی تڑپ میں گذار دی۔ مختلف مکاتب اور مسالک کے رہنماؤں کو جمع کرنے اور جوڑنے میں مولانا مرحوم کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ مسلمانوں کے باہمی اتحاد کا جذبہ انہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے ودیعت ہوا تھا۔ جن کے وہ فیض یافتہ تھے۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی‘ باہمی مہر و محبت اور اتحاد بین المسلمین کے حوالہ سے مولانا تاج محمودؒ کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی مختلف دینی حلقوں میں انہیں عقیدت وافتخار سے یاد کیا جاتا ہے۔ مذہبی دہشت گردی‘ عبادت گاہوں کے تقدس کی پامالی‘ فرقہ وارانہ کشیدگی‘ تناؤ اور کھنچاؤ کے موجودہ پر آشوب دور میں مولانا تاج محمودؒ جیسی مخلص اور درد دل رکھنے والی شخصیات کی محنت کا احساس یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ انہوں نے مختلف مکاتب ومسالک کے رہنماؤں کو جوڑنے میں کس قدر صبر و تحمل اور ایثار و قربانی کا ثبوت دیا ہوگا۔ ایسے حالات میں اس کتاب کو بہت پہلے منظر عام پر آنا چاہئے تھا۔ تاہم دیر آید درست آید کے مصداق داعی اتحاد مولانا تاج محمودؒ کی سوانح حیات اتحاد کا پیغام اور محبت کی خوشبو کا ایسا جھونکا ہے جو دلوں کی کدورتیں‘ ذہنوں کی نفرتوں کو محبت وپیار میں تبدیل کرنے میں ممد ثابت ہوسکتی ہے۔

”مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ“ کی سوانح ایک ایسی دستاویز ہے جس میں مصنف نے اپنے والد گرامی کے حالات وواقعات کے ساتھ ساتھ نصف صدی کی قومی ملی تاریخ کے حوالہ سے بالخصوص 1953ء 1974ء کی تحاریک ختم نبوت تحریک نظام مصطفیٰ اور بازیابی اسلم قریشی کی تحریک کو بھی لکھ کر

تاریخ سے ناانصافی نہیں کی۔ مولانا تاج محمودؒ بلاشبہ 1974ء کی اس تحریک ختم نبوت کے بانی تھے جس میں قادیانیوں کو پارلیمنٹ کے فورم پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔" مولانا تاج محمودؒ مشاہیر کی نظر میں" کے عنوان سے کتاب کے سر آغاز مختلف دینی' سیاسی' علمی رہنماؤں کے تاثرات دیئے گئے ہیں۔ کتاب پڑھنے سے پہلے ہی قاری کا دل مولانا مرحوم کی محبت اور عقیدت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ کتاب کو کل نو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر باب کی پیشانی بر موقع شعر سے جگمگاتی نظر آتی ہے۔باب نمبر1 میں آباؤاجداد' خاندانی پس منظر اور باب نمبر2 میں عملی زندگی کی ابتدا میں مصائب' مشکلات اور صعوبتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔باب نمبر3 میں مجلس احرار سے وابستگی' تحریک ختم نبوت1953ء اور مجلس تحفظ ختم نبوت میں شمولیت اور خدمات کا ذکر ہے۔باب نمبر4 میں مولانا تاج محمودؒ کی تعلیمی' صحافتی اور سماجی خدمات کے حوالہ سے اردو فارسی کالج کا قیام' ہفت روزہ لولاک کا اجراء اور سماجی سرگرمیوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔باب نمبر5 میں تحریک ختم نبوت1974ء تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک بازیابی اسلم قریشی بیان کی گئی ہے۔باب نمبر6 میں قادیانیت شکن جماعتی خدمات کو تحریر کیا گیا ہے۔اسی باب میں آغا شورش کاشمیریؒ کی یادوں کے حوالے سے مصنف نے اپنے والد اور آغا صاحب کی دوستی کا باب بھی باندھا ہے۔کتاب میں شورش کاشمیریؒ کے وہ تین غیر مطبوعہ خط بھی شائع کیے گئے ہیں جو موصوف نے کراچی جیل سے مصنف کو لکھے تھے۔باب نمبر7 داعی اتحاد کے عنوان سے ہے۔یہ درحقیقت اعتراف عظمت کا باب ہے جس میں ہم عصر رہنماؤں نے انہیں اتحاد کا علمبردار قرار دے کر بھرپور خراج عقیدت پیش کیا ہے۔باب نمبر8 میں علالت' وفات اور سفر آخرت کی تفصیل ملتی ہے۔باب نمبر9 میں مختلف شعراء کا منظوم خراج عقیدت اور سیاسی' دینی' علمی اور سرکاری شخصیات کے تعزیتی پیغامات شامل کیے گئے ہیں۔کتاب کے مصنف صاحبزادہ طارق محمود مبارکباد کے مستحق ہیں انہوں نے ہر بات کو حوالہ کے ساتھ پیش کر کے تحریر کے عصری تقاضوں اور جدت طرازی کا ثبوت دیا ہے۔کتاب اگرچہ انتساب سے محروم ہے تاہم انتساب کی جگہ مولانا تاج محمودؒ کے خط اسیری کا انتخاب موزوں ہے۔مولانا تاج محمودؒ کی سوانح 360 صفحات پر مشتمل ہے جو خوبصورت طباعت اور کمپیوٹر کتابت سے آراستہ ہے۔خوبصورت چار رنگا ٹائٹل جس میں چار ہاتھوں کا دائرہ مولانا مرحوم کے مشن کی غمازی کر رہا ہے۔یہ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے شائع کی ہے۔کتاب جماعت کے ہر مقامی دفتر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

دینی معلومات

مولانا محمد طیب فاروقی

سوال...... رحمت دو عالم ﷺ اپنے دادا عبدالمطلب کی کفالت میں باقاعدہ کب آئے اور عبدالمطلب آپ ﷺ کا کتنا خیال کرتے ؟

جواب...... حضرت آمنہ کے انتقال کے بعد مسجد حرام میں خانہ کعبہ کے سایہ میں مسند ہوتی۔ آپ ﷺ بلا تکلف اپنے دادا عبدالمطلب کے ساتھ جا کر بیٹھ جاتے۔

سوال...... رحمت دو عالم ﷺ کے علاوہ کوئی اور بھی عبدالمطلب کے ساتھ مسند پر بیٹھ سکتا تھا۔

جواب...... کسی کی مجال نہ تھی کہ اس پر قدم رکھے۔ حتیٰ کہ عبدالمطلب کی اولاد بھی۔ سوائے آپ ﷺ کے جب آپ کو چچا کی مسند سے غلام ہٹانا چاہتے تو خود عبدالمطلب فرماتے کہ چھوڑو خدا کی قسم اس بیٹے کی شان بھی نرالی ہے پھر آپ ﷺ کو بلا کر ساتھ بٹھاتے اور خوشی کا اظہار فرماتے۔

سوال...... رحمت دو عالم ﷺ کو دادا عبدالمطلب نے مرتے وقت کس کے حوالہ کیا اور کیا فرمایا۔

جواب...... رحمت دو عالم ﷺ کو ان کے چچا ابو طالب کے حوالے کیا کیونکہ حضرت عبداللہ ان کے حقیقی بھائی تھے اور کمال شفقت اور غایت محبت سے آپ ﷺ کی کفالت کرتے رہیں۔

سوال...... رحمت دو عالم ﷺ کی کیا حالت تھی جب آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کا جنازہ لوگ اٹھائے جا رہے تھے۔

جواب...... حضرت ام ایمنؓ فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کا جنازہ لوگ اٹھا کر لے جا رہے تو آپ ﷺ جنازہ کے پیچھے روتے ہوئے جا رہے تھے۔

سوال...... رحمت دو عالم ﷺ کی والدہ محترمہ کا جب مقام ابوا میں انتقال ہوا تو کیا آپ ﷺ ساتھ تھے۔

جواب...... رحمت دو عالم ﷺ کو حضرت ام ایمنؓ جو ساتھ تھیں لے کر مکہ مکرمہ حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ کو آپ کے دادا عبدالمطلب کے حوالے کر دیا۔

غزل

کیوں شکوہ غم اے دل ناشاد کرے ہے
اک غم ہی تو ہے جو تجھے آباد کرے ہے

صیاد یہ کیا کیا ستم ایجاد کرے ہے
اب سارے گلستاں ہی کو برباد کرے ہے

کس حال میں اب ہائے وہ آزاد کرے ہے
دل قید سے چھٹتے ہوئے فریاد کرے ہے

یہ عشق تو ہر حال میں راضی برضا ہے
اب جو بھی ترا حسن خداداد کرے ہے

دل محو محبت ہے اسے کچھ نہیں پروا
آباد کرے کوئی کہ برباد کرے ہے

پاوے ہے وہی عشق سرافرازی عالم
جس عشق پہ وہ حسن ازل صاد کرے ہے

ہاں! ساقی کوثر سے صبا عرض یہ کرنا!
اک رند سیہ بہت بہت یاد کرے ہے

یہ عاشق بے نام ہے مشتاق زیارت
دن رات ترے ہجر میں فریاد کرے ہے

درویش زبوں حال ہے اے جان دو عالم!
ٹوٹے ہوئے دل سے جو تجھے یاد کرے ہے

اے باد صبا! راہ تری دیکھ رہا ہوں
اب آکے سنا جو بھی وہ ارشاد کرے ہے

رہتا ہے نفیس ان دنوں ارباب جنوں میں
دیوانہ ہے رسوائی اجداد کرے ہے

حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

صفحہ نمبر 65

بچوں کا صفحہ اشتیاق احمد

انبار

مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک کتاب کا نام تزکرۃ الشہادتین ہے۔ آج ہم اس کے ایک صفحے کا جائزہ لیں گے۔ اس کتاب کے صفحہ 31 طبع قادیان پر یہ جملے لکھے ہیں :

1.......... "قرآن کریم نے میرا ذکر پوری پوری علامات کے ساتھ اس قدر کیا ہے کہ ایک طرح سے میرا نام بتلادیا ہے۔"

2.......... "احادیث میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے۔"

3.......... "احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کی پیدائش تیرھویں صدی میں ہوگی اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔"

4.......... "صحیح بخاری میں میرا حلیہ لکھا ہے۔"

5.......... "صحیح بخاری میں پہلے مسیح کی نسبت بڑا مرکز مشرق یعنی ہند کو قرار دیا ہے۔"

(مطلب یہ کہ پہلے مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مرکز چھوٹا تھا۔ دوسرے مسیح یعنی مرزا کے مرکز ہندوستان کو اس سے بڑا مرکز قرار دیا ہے)

6.......... "صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ مسیح موجودہ دمشق سے مشرق کی طرف ظاہر ہوگا۔"

7.......... "اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ ریل کی سواری جاری ہوگی۔"

8.......... "حج کے مدینے میں بند ہو جائے گا۔"

9.......... "میرے وقت میں عیسائی مذہب میں ایک عام تزلزل پڑے گا۔"

10.......... "میری تائید میں خدا تعالیٰ کی لاکھوں پیشگوئیوں کا پورا ہونا۔"

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی اور مرزائیوں کو دکھ ہوگا کہ صرف ایک صفحے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ تمام باتیں سفید جھوٹ لکھی ہیں۔ یہ سرے سے ثابت نہیں ہیں اور اگر مرزائیوں میں ہمت ہے کوئی غیرت ہے تو یہ باتیں احادیث سے ثابت کر دکھائیں اور قرآن کریم سے ثابت کر دکھائیں۔ لیکن وہ نہیں کر سکتے۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ جو شخص اپنی ایک کتاب کے صرف ایک صفحے پر اتنے سفید جھوٹ لکھ سکتا ہے اس کی پوری کتاب میں کتنے جھوٹ لکھے ہوں گے اور اپنی تمام کتب میں کتنے جھوٹ لکھے ہوں گے اور اگر اس کی کتابوں کی تعداد اتنی ہے کہ ان سے پچاس الماریاں بھر جائیں تو پھر کیا حال ہوگا۔ جھوٹ کے انبار لگ جائیں گے یا نہیں۔ لیکن لگ کیا جائیں گے۔ انبار تو پہلے ہی لگے ہوئے ہیں یہ اور بات ہے کہ مرزائیوں نے کبوتر کی طرح ان سے آنکھیں بند کی ہیں۔ کیا وہ اس طرح جہنم کا نیند حسن بننے سے بچ جائیں گے؟ نہیں کبھی نہیں!!!

Monthly *Laulak* Multan Regd. No. M-108

حال ہی میں منظر عام پر آنے والی کتاب

سوانح حیات

1974ء کی تحریک ختم نبوت کے بانی ایک عہد آفریں شخصیت

مجاہد ختم نبوت

حضرت مولانا تاج محمودؒ

مصنف : صاحبزادہ طارق محمود

صفحات 360 خوبصورت ٹائیٹل کمپیوٹر کتابت اعلیٰ طباعت

نوٹ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر مقامی دفتر سے حاصل کریں!

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 514122